6

ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 24ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتوں کی پوزیشن میں بہتری آئی ہے جنھیں استحکام کی پالیسیوں ، زرِ مبادلہ منڈیوں میں اصلاحات اور آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ (ایس بی اے) کی کامیاب تکمیل سے مدد ملی۔ برآمدات اور ترسیلات زر میں اضافے اور درآمدات کی سست نمو سے جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی) مزید کم ہوا۔ مالی سال 24ء میں رقوم کی خالص آمد بھی دکھائی دی جبکہ مالی سال 23ء میں کثیر الجہتی اور دو طرفہ قرض دہندگان دونوں کو خالص اخراج ہوا تھا۔ ان سازگار پیشرفتوں کے نتیجے میں زرِمبادلہ کے ذخائر تقریبا دوگنا ہو گئے اور فارورڈ/سواپ واجبات میں کمی آئی ؛ جبکہ ستمبر 2023ء کے بعد سے روپے میں استحکام آیا اور کرب مارکیٹ کا پریمیم تیزی سے کم ہو گیا۔

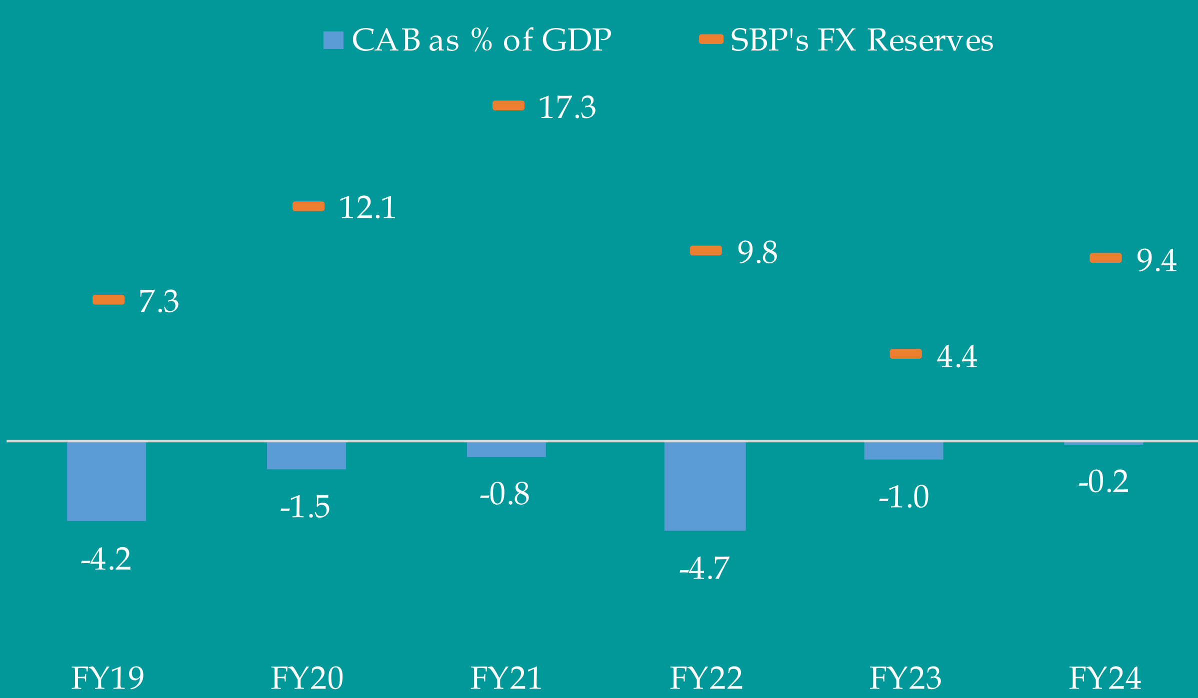

6 ادائیگیوں کا توازن

6.1 عالمی اقتصادی جائزہ

نجی کھپت میں اضافے اور بلند سرکاری اخراجات، خدمات کی سرگرمیوں میں اضافے اور مضبوط تکنیکی برآمدات کی وجہ سے عالمی اقتصادی سرگرمی میں بہتری آئی[1] لہٰذا مالی سال 24ء کے دوران عالمی جی ڈی پی میں 3.2 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 23ء کے 3.1 فیصد سے معمولی زائد تھا (**شکل 6.1**)۔ دریں اثنا، خدمات کی مہنگائی میں مسلسل اضافے کی وجہ سے عالمی سطح پر مہنگائی کی رفتار میں کمی واقع ہوئی۔ نتیجتاً مالی سال 24ء کے دوران بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) اور کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں زری پالیسی کا موقف سخت رہا۔[2]

شکل 6.1: اہم معیشتوں میں حقیقی جی ڈی پی نمو*

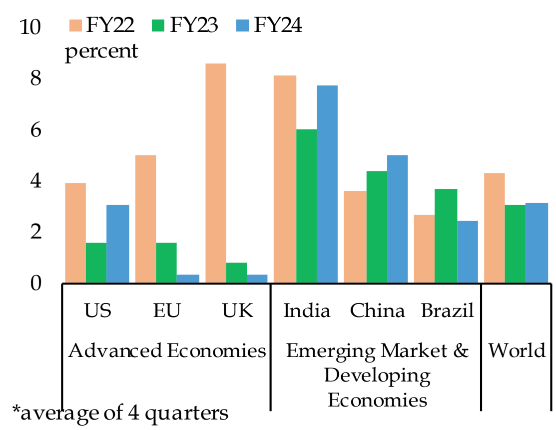

*average of 4 quarters
Source: Bloomberg

2023ء میں درپیش تقریباً جمود کے بعد، مالی سال 24ء کے اختتام تک عالمی تجارت میں بہتری دکھائی دی، جو عالمی جی ڈی پی نمو کے پیٹرن کے ساتھ ہم آہنگ ہے جیسا کہ مینوفیکچرنگ پرچیزنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) میں رجحان سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 6.2**)۔[3] تاہم تجارتی حجم میں نمو اب بھی اپنی تاریخی اوسط سے کم ہے جس کی بنیادی وجہ بڑھتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی خدشات کے سبب سرحد پار تجارتی پابندیوں میں اضافہ ہے۔[4] مزید برآں، بحیرہ احمر کے علاقے میں تجارتی جہازوں پر حملوں کے بعد عالمی نقل و حمل کے اخراجات میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے کنٹینر کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے کیونکہ جہازوں کو کارگو کے دوبارہ راستہ بدلنے کی وجہ سے تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ توازن کے لحاظ سے، عالمی رسدی زنجیر کے دباؤ میں نرمی سے ان چیلنجوں کی بڑی حد تک تلافی ہوگئی جس کی عکاسی مالی سال 24ء کے دوران عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی سے ہوئی (**شکل 6.3**)۔

شکل 6.2: عالمی تجارتی حجم اور پی ایم آئی

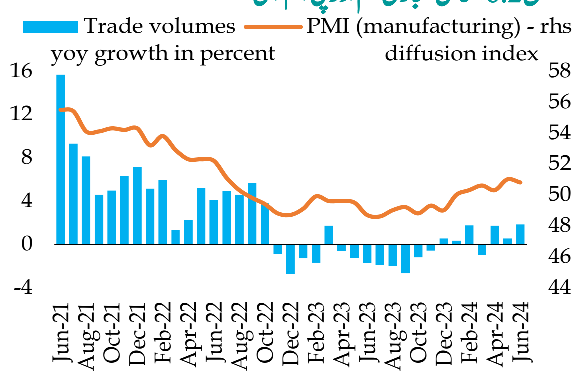

Note: Monthly PMI is used as a proxy for GDP growth due to its leading indicator characteristics and historical correlation with economic activity.
Sources: CPB World Trade Monitor; Bloomberg

عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں کمی کی بنیادی وجہ توانائی اور خوراک کی قیمتوں میں کمی تھی۔ توانائی کی قیمتوں میں کمی کی وجہ گیس کی قیمتوں میں تیزی سے کمی

[1] امریکہ اور چین میں نجی کھپت بہتر ہوئی، یورپی یونین میں خدمات کی سرگرمی بڑھی، جبکہ اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ٹیکنالوجی کی برآمدات مضبوط رہیں۔ اس کے علاوہ، سرکاری اخراجات، جیسا کہ ساختی مالیاتی توازن سے پیمائش کی گئی ہے، امریکہ اور یورو علاقے میں ابتدائی تخمینوں سے کہیں زیادہ بڑھ گئے۔

[2] مہنگائی اور عالمی مالیاتی پالیسی کے ردعمل پر بحث باب 3 میں ملاحظہ کریں۔

[3] جی ڈی پی کی نمو کا اندازہ لگانے کے لیے ماہانہ پی ایم آئی کو بطور پراکسی استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ نمایاں اظہاری خصوصیات اور اقتصادی سرگرمی کے ساتھ تاریخی تعلق کا حامل ہے۔

[4] گلوبل ٹریڈ الرٹ کی رپورٹ کے مطابق، 2023ء میں تقریباً 3000 نئی تجارتی پابندیاں عائد کی گئیں۔

تھی کیونکہ موسم سرما کے دوران کم درجہ حرارت، یورپ میں سست صنعتی سرگرمیوں اور مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی وافر رسد کے سبب اسٹاک جمع ہوگیا تھا۔ قدرتی گیس کے مقابلے میں آئل میں قدرے معتدل کمی دکھائی دی جس کا سبب سست طلب اور اضافی ذخائر تھے؛ نیز غیر اوپیک + (**شکل 6.4**) ممالک سے رسد میں اضافے سے اوپیک + کی طرف سے عائد کردہ پیداوار پر عائد پابندیوں کا اثر زائل ہوگیا۔ مزید برآں، عالمی سطح پر غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی واقع ہوئی، جس کی بڑی وجہ نباتی تیل کی قیمتوں میں کمی تھی، کیونکہ پیداوار میں موسمی اضافے کے ساتھ ساتھ درآمدی طلب میں کمی ہوگئی تھی۔

شکل 6.3: عالمی رسدی زنجیر کے دباؤ

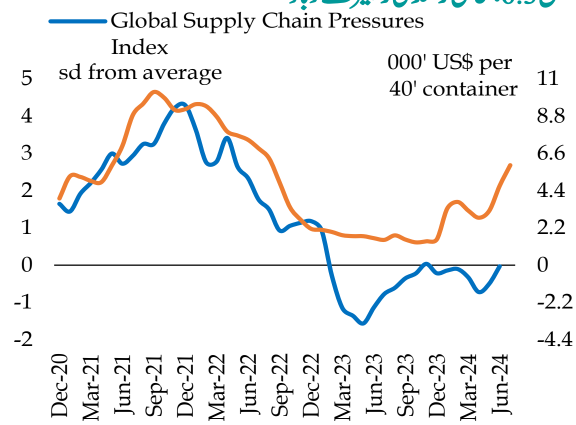

Note: sd means standard deviation

Source: Newyork Fed and Bloomberg

دوسری جانب، مالی سال 24ء کے اختتام پر قیمتوں میں کمی آنے سے پہلے دھاتوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا تھا۔ یہ اضافہ رسد کے مسائل اور چین کی توقع سے زیادہ طلب کی وجہ سے ہوا تھا۔[5] تاہم، اہم اجناس کی قیمتیں، جو ای ایم ڈی ایز پر خاصی اثر انداز ہوتی ہیں، مالی سال 24ء کے دوران کم ہوگئیں۔[6] عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی سے مہنگائی کی حرکیات پر سازگار اثر پڑا۔ عبوری مہنگائی کے ہدف کی حد میں آنے کی توقع ہے، تاہم اے ایز میں اس کی رفتار ای ایم ڈی ایز کے مقابلے میں زیادہ سست ہے۔ چنانچہ، ای ایم ڈی ایز کے مرکزی بینکوں نے شرح سود کم کر دی، جبکہ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینک محتاط رہے۔

شکل 6.4: اجناس کی عالمی قیمتیں

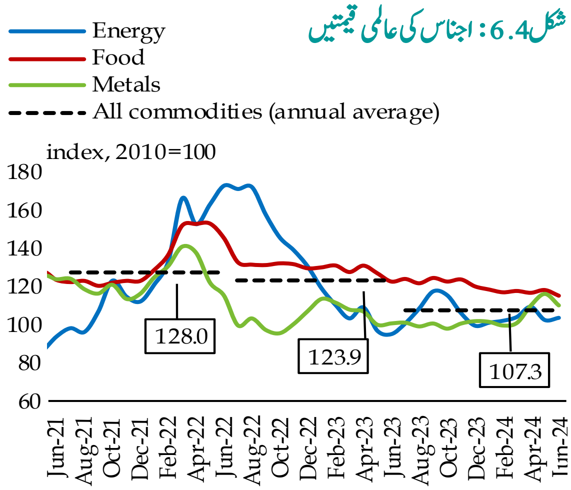

Source: World Bank

نتیجتاً فنڈنگ کی لاگت مسلسل بلند ہے کیونکہ امریکہ اور دیگر اے ایز نے ابھی تک زری پالیسی میں کمی نہیں کی جس سے مالی منڈی کی تغیر پذیری میں اضافہ ہوگیا۔ نتیجتاً، ای ایم ڈی ایز کو خالص سرمائے کا اخراج کرنا پڑا، جس کی وجہ سے ان کی کرنسیوں پر دباؤ میں اضافہ ہوا (**شکل 6.5**)۔

علاوہ ازیں، مارکیٹ کی توقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اے ایز اپنے سخت زری پالیسی موقف کو طویل عرصے تک جاری رکھیں گی، جیسا کہ فیڈرل فنڈز ریٹ کی مارکیٹ کی متوقع راہ سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 6.6**)۔[7] اس کے اثرات مالیاتی دباؤ کی شکار ای ایم ڈی ایز پر پڑیں گے جو بلند قرض کی ادائیگیوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی

[5] حال ہی میں امریکہ اور برطانیہ میں اجناس کے اہم مبادلہ کاروں کی جانب سے ایلومینیم اور تانبے سمیت روسی ساختہ دھاتوں پر پابندی کے بعد رسد میں خلل پیدا ہوا۔ تانبے اور زنک کی رسد میں اس وقت کمی ہوئی جب اہم پروڈیوسروں نے پچھلی قیمتوں میں کمی کے ردعمل میں اپنی پیداوار میں کمی کردی۔

[6] بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں (ای ایم ڈی ایز) گندم، کھاد، کپاس، خوردنی تیل، اور خام تیل کی درآمد پر انحصار کرتی ہیں۔ مال سال 24ء کے دوران ان اشیا کی قیمتیں مالی سال 23ء کے مقابلے میں کم ہوگئیں (شکل 6.35)۔

[7] جون 2024ء کے دوران مارکیٹ کی توقعات یہ تھیں کہ جنوری 2025ء تک فیڈرل فنڈز ریٹ کم ہوکر 4.75 فیصد ہوجائے گا۔ تاہم، ستمبر 2024ء کی ایف او ایم سی میٹنگ میں 50 بیسس پوائنٹس کی کٹوتی کے بعد، اب مارکیٹ کی توقع ہے کہ فیڈرل فنڈز ریٹ جنوری 2025ء تک کم ہوکر 3.75 فیصد ہوجائے گا۔

ہیں۔ بیشتر ای ایم ڈی ایز کی مجموعی آمدنی کے مقابلے میں سودی ادائیگیوں کا حصہ بڑھ گیا ہے (**شکل 6.7**)۔ مالیاتی بفرز میں کمی کے نتیجے میں بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے مسلسل منفی رسدی دھچکوں سے نمٹنے، موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت، ڈیجیٹل تبدیلی کو تیز کرنے اور توانائی کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے سرمائے کے ناگزیر اخراجات پورے کرنے میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

شکل 6.5: سرمائے کا بہاؤ اور کرنسی کا اشاریہ

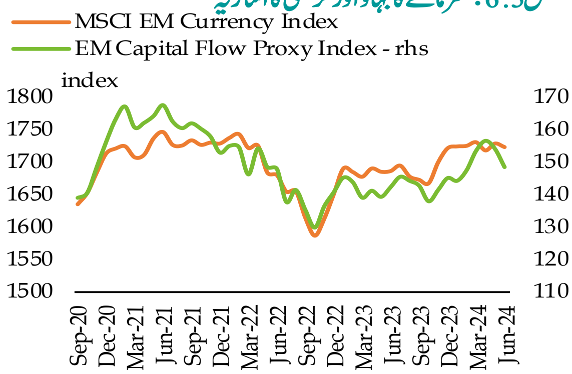

Note: The MSCI Emerging Markets (EM) Currency Index tracks the performance of twenty-five emerging-market currencies relative to the US Dollar.
Source: Bloomberg

شکل 6.6: مارکیٹ سے اخذ کردہ فیڈ فنڈ ریٹ*

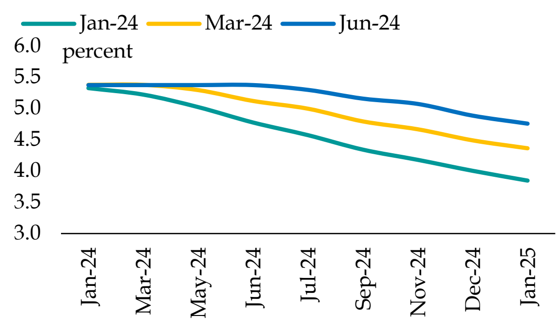

*The market-implied path of the federal funds rate is a prediction of the future path of the federal funds rate based on the prices of financial instruments.
Note: x-axis denotes monetary policy meeting months
Source: Bloomberg

اگرچہ عالمی نمو مستحکم ہوئی ہے، تاہم اس کی رفتار تاریخی معیارات کے مقابلے میں اب بھی معتدل ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ مہنگائی کی بلند شرح والے ممالک میں نمو نمایاں طور پر کمزور ہے۔ عمومی مہنگائی مرکزی بینک کے اہداف کی جانب بڑھ رہی ہے، تاہم، قوزی مہنگائی بدستور برقرار ہے، جس کی وجہ سے اے ایز کے مرکزی بینکوں محتاط زری پالیسی موقف اپنا رہے ہیں۔

شکل 6.7: سودی ادائیگیاں بطور محاصل کا فیصد

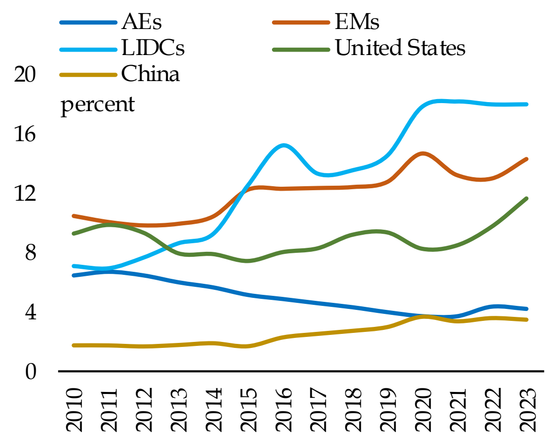

Source: IMF Fiscal Monitor

یہ پیش رفتیں، خاص طور پر جی ڈی پی کی معتدل نمو اور اے ایز کے اختیار کردہ محتاط زری پالیسی موقف سے پاکستان سمیت دیگر ای ایم ڈی ایز کی نمو کے امکانات متاثر ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں، یہ ان کی کرنسی مارکیٹوں اور سرمائے کے بہاؤ میں عدم استحکام پیدا کرنے کا سبب بھی ہے۔ کسی حد تک، یہ مہنگائی کے دباؤ میں حصہ ڈال رہا ہے کیونکہ کمزور کرنسی درآمدات کو مہنگا کر دیتی ہے۔[8] ان چیلنجوں کے پیشِ نظر ای ایم ڈی ایز کی وسط مدتی نمو کے امکانات کم نظر آتے ہیں۔

6.2 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ (ایس بی اے) کی مدد سے جاری کھاتے کے خسارے (سی اے ڈی) میں مزید کمی اور خالص مالی رقوم میں اضافے سے پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن میں بہتری آئی ہے۔ نتیجتاً آخر جون 2024ء تک

[8] کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے کہ مولڈووا، یوکرین، اور سری لنکا میں جون 2024ء کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں مہنگائی میں تھوڑا سا اضافہ دکھائی دیا۔

اسٹیٹ بینک کے مجموعی زرِ مبادلہ ذخائر اختتام جون 2023ء کی سطح سے دوگنا سے بھی زیادہ ہو گئے (**شکل 6.8** اور **جدول 6.1**)۔ ان پیش رفتوں کے ساتھ ساتھ مبادلہ کمپنیوں میں انتظامی اقدامات اور اصلاحات سے مالی سال 24ء کے دوران شرحِ مبادلہ میں معمولی اضافہ ہو گیا۔

شکل 6.8: پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

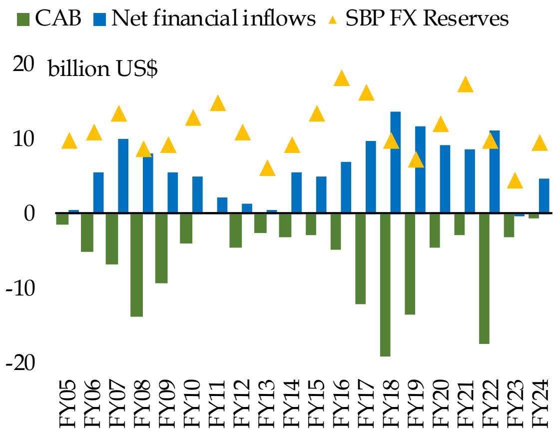

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کا 0.2 فیصد ہو گیا، جو گذشتہ 13 برسوں کی کم ترین سطح ہے۔ اس نمایاں کمی کی وجہ بہتر تجارتی توازن اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافہ تھا۔ تجارتی توازن میں بہتری کی بنیادی وجہ برآمدات میں اضافہ نیز درآمدات میں بھی قدرے اضافہ تھا۔ درآمدات میں سست نمو کی وجہ اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی، عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی اور خوراک اور خام کپاس کی درآمدات میں کمی تھی۔ تاہم، سودی ادائیگیوں میں اضافے اور دیگر ممالک کو منافع نیز منافعِ منقسمہ کی واپسی کی وجہ سے بنیادی آمدنی کا خسارہ کافی حد تک بڑھ گیا۔ اسی طرح زیادہ لوگوں کے بیرونِ ملک سفر کی وجہ سے خدمات کے شعبے میں تجارتی توازن بھی ابتر ہو گیا۔

مالی سال 24ء کے دوران، مالی کھاتے میں خالص رقوم کی آمد دکھائی دی، جبکہ گذشتہ سال رقوم کا خالص اخراج ہوا تھا۔ اس استرداد کی بنیادی وجہ سرکاری رقوم کی آمد ہے، جس کی وجہ آئی ایم ایف کی ایس بی اے کی ادائیگیاں ہیں۔ پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوا، جس میں ایکویٹی اور قرض دونوں شامل ہیں، جس کی وجہ نسبتاً بلند نفع آوری ہے۔ اس کے نتیجے میں، دورانِ سال بیرونی بفر زبڑھ گئے۔

شکل 6.9: پاکستان کی برآمدات اور درآمدات بطور جی ڈی پی کا فیصد

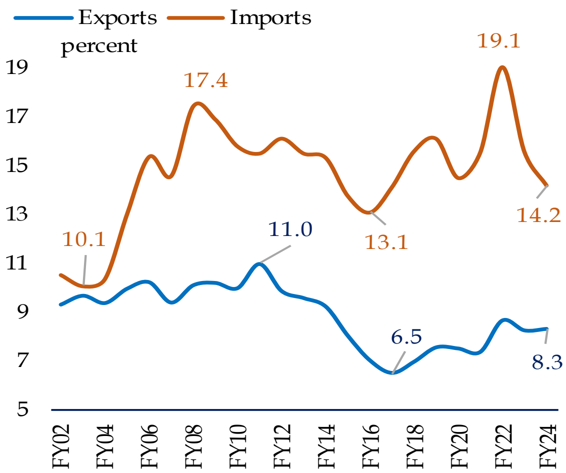

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر 4.9 ارب ڈالر اضافے سے جون 2024ء کے اختتام پر 9.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ یہ ذخائر 1.6 ماہ کی اگلے سال کی اشیا و خدمات کی درآمدات کے لیے کافی ہیں۔[9] مزید برآں، جاری کھاتے کے خسارے میں کمی، مالی بہاؤ میں بہتری اور مبادلہ کمپنیوں میں اصلاحات کے نتیجے میں ستمبر 2023ء سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں استحکام آیا ہے۔ نتیجتاً مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران شرحِ مبادلہ بڑے پیمانے پر مستحکم رہی جبکہ ستمبر کے وسط سے دسمبر 2023ء تک بتدریج اضافہ ہوا تھا۔ حقیقی موثر شرحِ مبادلہ (آر ای ای آر) بھی بڑھ گئی، جس کی بڑی وجہ ملکی مہنگائی کے مقابلے میں تجارتی شراکت داروں کی مہنگائی میں تیزی سے کمی کے سبب مہنگائی کا بڑھتا ہوا تفرق تھا۔ اس سے پاکستان کی برآمدات کی مسابقت پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

[9] ماخذ: آئی ایم ایف، اس لنک پر دستیاب ہے؛ https://www.imf.org/en/News/Articles/2024/09/27/pr-24343-pakistan-imf-concludes-2024-aiv-consultation-pakistan-approves-37-mo-extended-arr

جدول 6.1: پاکستان کا توازنِ ادائیگی

ملین ڈالر؛ فیصد نمو

	م س23ء	م س24ء		م س24ء	م س24ء	
		شش1	شش2		مطلق فرق	نمو
جاری کھاتے کا توازن	-3,275	-922	257	-665	2,610	-79.7
تجارتی توازن	-24,819	-10,152	-11,913	-22,065	2,754	-11.1
برآمدات	27,876	15,276	15,825	31,101	3,225	11.6
جس میں سے ٹیکسٹائل برآمدات	16,633	8,214	8,087	16,301	-332	-2.0
نان ٹیکسٹائل برآمدات	11,243	7,062	7,738	14,800	3,557	31.6
درآمدات	52,695	25,428	27,738	53,166	471	0.9
جس میں توانائی کی درآمدات	18,882	7,354	7,808	15,162	-3,720	-19.7
غیر توانائی درآمدات	33,813	18,074	19,930	38,004	4,191	12.4
خدمات کا توازن	-1,042	-1,156	-1,150	-2,306	-1,264	121.3
بنیادی آمدنی کا توازن	-5,765	-3,899	-4,724	-8,623	-2,858	49.6
جس میں سودی ادائیگیاں	4,612	2,899	2,788	5,687	1,075	23.3
ثانوی آمدنی کا توازن	28,351	14,285	18,044	32,329	3,978	14.0
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	27,333	13,436	16,814	30,250	2,917	10.7
سرمائے کے کھاتے کا توازن	375	88	87	175	-200	-
مالی کھاتے کا توازن*	468	-4,523	-131	-4,654	-5,122	-1,094.4
براہ راست سرمایہ کاری (خالص)†	-670	-834	-801	-1,635	-965	144.0
جزدانی سرمایہ کاری (خالص)†	1,012	-71	448	377	-635	-62.7
جس میں یوروبانڈ / صکوک	-1,000	0	-1000	-1000	-	-
بیرونِ ملک دیگر زرِ مبادلہ اثاثے	-964	-215	95	-120	844	-87.6
زرِ مبادلہ قرضے اور واجبات	-1,099	3,403	-127	3,276	4,375	-
بینک	1,241	151	588	739	-502	-40.5
حکومت	-2,085	2,138	-593	1,545	3,630	-174.1
اجرا	9,891	2,896	3,136	6,032	-3,859	-39.0
قسط وار واپسی	11,660	2,851	3,884	6,735	-4,925	-42.2
دیگر واجبات (خالص)	-316	2,093	155	2,248	2,564	-
دیگر شعبہ جات	-255	115	-122	-7	248	-97.3
اجرا	398	644	1,768	2,412	2,014	506.0
قسط وار واپسی	1,663	788	1,135	1,923	260	15.6
دیگر واجبات (خالص)	1,010	259	-755	-496	-1,506	-
خالص اغلاط اور سہو	-850	-683	-619	-1,302	-452	-
مجموعی بیلنس	4218	-3006	144	-2862	-	-
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)	4,445	8,233	9,390	9,390	4,944	-
پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-) فیصد میں (آخر مدت)	-28.4	1.5	1.3	2.7	-	-

** بی پی ایم 6 کے مطابق، یہاں منفی علامت کا مطلب ہے زرِ مبادلہ رقوم کی پاکستان میں خالص آمد اور برعکس علامت میں برعکس صورت؛ † بیرونِ ملک خالص سرمایہ کاری منہا پاکستان میں خالص سرمایہ کاری

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اگرچہ مالی سال 24ء کے دوران بیرونی کھاتوں میں بہتری آئی تاہم پاکستان کی برآمدات اور جی ڈی پی کا تناسب گذشتہ دہائی میں 10 فیصد سے بھی کم رہا ہے (**شکل 6.9**)۔ اس کی وجہ مسابقت، تنوع، اضافہ قدر، تحقیق و پرداخت (آر اینڈ ڈی) میں کمی، نیز عالمی منڈیوں میں پاکستانی کمپنیوں کی محدود رسائی کو قرار دیا جاسکتا ہے (**باکس 6.1**)۔ ان چیلنجوں سے نمٹنے سے نمو میں اضافہ ہوگا، بالخصوص اشیا سازی کی اساس کو فروغ دینے، زرِ مبادلہ کی رکاوٹوں کو دور کرنے اور درمیانی سے طویل مدت میں بیرونی قرضوں پر ملک کے انحصار کو کم کرنے کے ذریعے۔

باکس 6.1: پاکستان کی برآمدات کو درپیش ساختی چیلنجز کا حل

2010ء سے پاکستان کی برآمدات اوسطاً جی ڈی پی کا 8 فیصد رہی ہیں اور عالمی منڈیوں میں ان کا حصہ ہمسر ممالک کے مقابلے میں کم ہو رہا ہے (**شکل 6.1.1**)۔ ان رجحانات نے دیگر معاشی مسائل کے ساتھ ساتھ ملک کو ادائیگیوں کے توازن کے دباؤ، بیرونی قرضے میں اضافے، اور شرح مبادلہ کی غیر یقینی صورتِ حال کے خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔[10]

شکل 6.1.1: عالمی برآمدات میں ممالک کا برآمدی حصہ

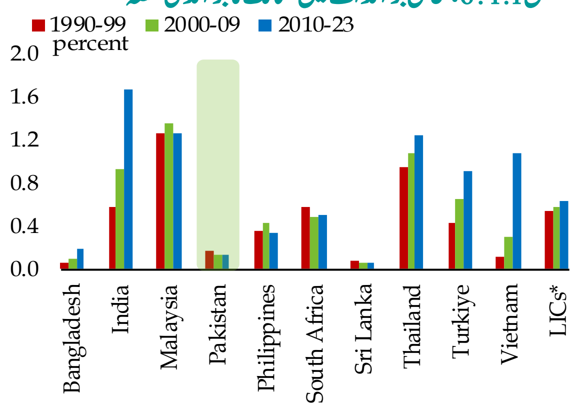

*low-income Countries
Source: UNCTAD

اس حوالے سے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی (آئندہ اشاعت) برآمدات پر موضوعاتی رپورٹ میں پاکستان کی کمزور برآمدی کارکردگی کے بنیادی ساختی مسائل کا تجزیہ کیا گیا ہے اور بین الاقوامی بہترین طریقہ کار کی بنیاد پر سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان مسائل میں سے بیشتر باہم مربوط ہیں، اس لیے کسی ایک مسئلے کے لیے پیش کی گئی سفارشات دوسرے مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس باکس میں رپورٹ کے کلیدی نتائج کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے:

تجارتی پالیسیوں میں برآمدات مخالف رجحان کو ختم کرنا: پاکستان کے برآمدات مخالف رجحان اور تحفظاتی اقدامات سے اس بات کی ترغیب ملتی ہے کہ وسائل کو برآمدات سے ہٹا کر مقامی منڈیوں کی طرف منتقل کیا جائے، جس سے ناقص معیار اور بلند لاگت کو فروغ ملتا ہے۔[11] ان تحفظاتی اقدامات سے مقامی پیداکاروں کو مسابقت سے بچنے میں مدد ملتی ہے، جس سے معیار گھٹانے اور منافع بڑھانے کا رویہ پروان چڑھتا ہے۔[12] نتیجتاً، پاکستان کا ربط بڑی حد تک عالمی رسدی زنجیر سے منقطع ہو گیا ہے، جس کے باعث ایک داخلی معیشت وجود میں آ گئی ہے۔

اس حوالے سے، ٹیرف پالیسی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ درآمدی ڈیوٹیز کو آسان اور کم کر کے برآمدات مخالف رجحانات کا خاتمہ کیا جا سکے۔ مزید برآں، طویل مدتی ہدف یہ ہونا چاہیے کہ بطور پالیسی تحفظاتی اقدامات کو بتدریج ختم کیا جائے اور کم اور یکساں ٹیرف کی طرف منتقلی کے لیے درکار رسدی حالات پیدا کیے جائیں۔ مزید یہ کہ، حکومت کو محاصل کے حصول کے لیے ٹیرف کے استعمال سے مستقل طور پر دستبردار ہونا چاہیے اور پیرا ڈیوٹیز کو ختم کرنا چاہیے۔ ان اصلاحات کو شرح مبادلہ کی لچک برقرار رکھنے، اسمگلنگ پر قابو پانے اور بین الاقوامی تجارتی معاہدوں کو مضبوط بنانے کے اقدامات کے ذریعے تقویت دی جاسکتی ہے۔ یہ اقدامات برآمدات کے لیے ترغیبات میں اضافہ کریں گے، لاگت اور ڈیوٹیز کو کم کریں گے، بین الاقوامی مسابقت کو بہتر بنائیں گے اور مارکیٹ کی ابتری کو کم کریں گے۔

[10] پاکستان کی برآمدات کو جمود کا شکار بنانے والے عوامل کیا ہیں؟ تصانیف کی روشنی میں جائزہ؛ پی آئی ڈی ای نالج بریف۔ مارچ 2023ء

[11] آئی ایم ایف (2022ء)۔ پاکستان: منتخب مسائل، آئی ایم ایف اسٹاف کنٹری رپورٹس، جلد 2022ء، نمبر 27۔

[12] مثال کے طور پر، حکومتی مداخلت جیسے کہ تحفظ پسندانہ پالیسیوں کا غیر ارادی نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ ملکی منافع غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جائیں۔ نتیجتاً، اس سے مقامی منڈی پر توجہ مرکوز کرنے والی کمپنیاں وجود میں آتی ہیں جو تمام کاروبار اور وسائل کو مقامی طور پر وقف کرتی ہیں۔ اس طرح کی بگاڑ کے لیے "برآمدات مخالف تعصب" ایک عمومی اصطلاح ہے۔

مجموعی پیداآوری میں بہتری: پاکستان میں زراعت، صنعت اور خدمات کے شعبوں میں طویل مدتی پیداآوری کی نمو جمود کا شکار رہی ہے۔[13] علی الخصوص، مہارت یافتہ انسانی وسائل کی کمی، خواتین کی افرادی قوت میں محدود شرکت، اور ناکافی سرمایہ کاری جیسے مسائل درپیش ہیں۔[14] اس کے علاوہ، پست بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) اور کثیر القومی کمپنیوں کی موجودگی میں کمی بھی اس مسئلے کو بڑھاتی ہے، جو ٹیکنالوجی کی پست منتقلی اور انسانی مہارتوں کی نمو میں کمی پر منتج ہوتی ہے۔[15]

ان مسائل کے حل کے لیے کوششوں کو انسانی وسائل کی تیاری پر مرکوز کرنا چاہیے اور خواتین کی ملازمت کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، ان طریقوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے: (الف) صنعت کی طلب کے مطابق مہارتوں کی فراہمی، (ب) موجودہ پیشہ ورانہ اور تربیتی اداروں کے لیے جدید مشینری، نظاموں اور عملے کی تربیت کا اہتمام کرنا، (ج) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور زراعت جیسے پس ماندہ شعبوں کے لیے آگاہی سیشنز کا انعقاد، نیز (د) صنفی تعصب سے پاک بھرتی اور جائے کار پر ہراسانی کے قوانین کو بہتر بنانا۔ علاوہ ازیں، کمپنیوں کو ڈجیٹل سولیوشنز سمیت مشینری اور ٹیکنالوجی کو اپ گریڈ کر کے پیداواری صلاحیت بڑھانے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔

ادارہ جاتی اور کاروباری ماحول کو مضبوط بنانا:[16] پاکستان کے ادارہ جاتی ماحول میں کمزور معاہدوں کے نفاذ، نااہلی اور پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال پائی جاتی ہے۔ اس سے ابتری، بلند کاروباری لاگتیں اور انتظامی بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے جو برآمدات کے امکانات کو کمزور کرتا ہے اور ایک متحرک اور مسابقتی منظر نامے کی تیاری میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ، معیار اور جانچ کی سہولیات کی کمی کی وجہ سے پست معیار کا حامل انفراسٹرکچر، اور ضروری توثیق کے حصول میں مسائل، برآمد کنندگان کے اخراجات میں اضافہ کرتے ہیں، کیونکہ انہیں مختلف ممالک کے لیے سرٹیفکیٹ حاصل کرنا پڑتے ہیں۔ غیر رسمی پروڈیوسر بھی ناقص مصنوعات کے ساتھ مارکیٹ کا حصہ کم کر دیتے ہیں، کیونکہ ایک ایسے ماحول میں جہاں معیارات کا نفاذ کمزور ہوتا ہے اور پالیسیاں معیار پر کم قیمت کو ترجیح دیتی ہیں وہاں معیار سے ہم آہنگ فرموں کو لاگت کی کارکردگی حاصل کرنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے۔

لہٰذا، ضوابط اور طریقہ کار کو آسان بنانے کے مقصد کے ساتھ ادارہ جاتی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ان میں بشمول دیگر، یہ شامل ہیں، ان اداروں کی تعداد میں کمی جن کے دائرہ کار باہم متصادم ہیں، وزارتوں میں ای-آفس سوئیٹس کو بحال کرنا، سرکاری مالی انتظام کو متعارف کرانا، اور وزارتوں کے درمیان ہم آہنگی کے لیے سیکریٹریوں کی کمیٹیوں کو مضبوط بنانا۔[17] معیاری انفراسٹرکچر کے مسئلے میں، عالمی سطح پر برابری حاصل کرنے کے لیے حکومت کو مدد فراہم کرنی چاہیے اور ملکی اداروں کو بین الاقوامی اداروں سے تسلیم کرانا چاہیے۔ مزید برآں، حکومتی خدمات جیسے لائسنس، منظوری، این او سی اور دیگر سرکاری امور کے اجرا کی ڈجیٹائزیشن نہ صرف کاروبار کرنے کی لاگت کو کم کرے گی بلکہ ایک مسابقتی برآمدی شعبے کو بھی فروغ دے گی۔[18]

---

[13] ڈبلیو بی جی (2021ء)۔ پاکستان کا ترقیاتی جائزہ، برآمدات کی بحالی: عالمی بینک۔

[14] ماخذ: عالمی ترقیاتی اظہاریے، عالمی بینک

[15] امجد، آر، اور اویس، این (2016ء)۔ پاکستان کی پیداواری کارکردگی اور ٹی ایف پی کے رجحانات 1980-2015ء: حقیقی تشویش کی وجہ. خان، ایس یو کے۔

[16] عالمی ترقیاتی اظہاریے، عالمی بینک

[17] جلد-I وفاقی حکومت میں ادارہ جاتی اصلاحات اگست 2018ء تا اگست 2021ء۔ وفاقی حکومت کی تنظیمِ نو پر رپورٹس؛ سول سروسز اصلاحات، کاروباری عمل کی ری انجینئرنگ، اور سرکاری شعبے کے کلیدی اداروں کی ری اسٹرکچرنگ ۔اس لنک پر دستیاب ہے: ishrathusain.iba.edu.pk/pdf/icr-volume-i.pdf

[18] جنوبی کوریا کا UNI-PASS ای سسٹم کسٹمز کے تمام پراسیجرز کو خودکار بناتا ہے، جس کی وجہ سے سروس یوزرز کو ذاتی طور پر ادائیگی کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، جس سے ملک کی برآمدی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ماخذ: Jones, D. S. (2008). Comparative Governance Reform in Asia: Democracy, Corruption, and Government Trust Research in Public Policy Analysis and Management, Volume 17, 111–134

تحقیق اور ترقی (آر اینڈ ڈی) کو فروغ دینا: پاکستان میں پست آر اینڈ ڈی جدت اور پیداواریت میں رکاوٹ بنتی ہے۔ خاص طور پر پیٹنٹس، تخلیقی مصنوعات کی برآمدات، اور علم کے مطابق ملازمتوں جیسے امور کے لحاظ سے گلوبل انوویشن انڈیکس 2023ء میں پاکستان کے کم اسکور سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔[19] آر اینڈ ڈی اور جدت کاری کے پست سطح پر ہونے کی ایک بڑی وجہ ناکافی مالی معاونت ہے۔ عالمی سطح پر سیکٹورل ٹریڈ آرگنائزیشنز (TOs) کے ذریعے فنڈز اور تکنیکی تعاون کا اشتراک کیا جاتا ہے، جب کہ پاکستان میں اس سلسلے میں بالعموم حکومت پر انحصار کیا جاتا ہے۔[20]

اس مسئلے کے حل کے لیے حکومت اور نجی شعبے کے فنڈز (ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ / سیکٹورل لیویز) کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور تحقیق وترقی کے منصوبے انجام دینے کے لیے مخصوص تحقیقی ادارے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ایک نگران ادارہ قائم کیا جانا چاہیے تاکہ آر اینڈ ڈی فنڈز کے مؤثر استعمال کو یقینی بنایا جاسکے۔ ہر شعبہ جاتی آر اینڈ ڈی فریم ورک کا بنیادی مقصد تحقیق کی کمرشلائزیشن ہونا چاہیے۔[21] اس کے علاوہ، ملک کے تجارتی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت ہے اور نجی شعبے کے لیے آر اینڈ ڈی پر مالی مراعات فراہم کی جانی چاہئیں، جبکہ رسدی کے ساتھ شعبہ جاتی آر اینڈ ڈی فریم ورک کا انضمام بھی ضروری ہے۔

املاکِ دانش کے حقوق کے مسئلے کا حل: املاکِ دانش کے حقوق کے بڑے معاہدوں پر دستخط کرنے اور ایک قانونی فریم ورک کا حامل اور ضابطہ کار ہونے کے باوجود، پاکستان املاکِ دانش کے حقوق کے مؤثر نفاذ میں مشکلات کا سامنا کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر، املاکِ دانش کے حقوق کی خلاف ورزی کے مقدمات میں اہم تاخیر کی وجہ آئی پی ٹریبونلز کی کمی ہے۔ ملک میں املاکِ دانش کے حقوق کے بارے میں آگاہی بھی کم ہے، اور ان کی خلاف ورزیوں کے لیے سزائیں بھی کمزور ہیں۔ یہ مسائل برآمدات کو نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ یہ تحقیق وترقی کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، برانڈنگ کو پیچیدہ بناتے ہیں، اور موجدین کو کام کو مزید بہتر بنانے میں حائل ہیں۔

اس سے نمٹنے کے لیے، املاکِ دانش کے حقوق کے خصوصی سرکاری اداروں کو چاہیے کہ وہ املاکِ دانش کے حقوق کے تحفظ کی اہمیت کے بارے میں کاروباری اداروں کو آگاہی فراہم کریں؛ کمپنیوں کو املاکِ دانش کے حقوق کے تحفظ میں مدد فراہم کریں؛ اور انہیں بین الاقوامی منڈیوں کے لیے تیار کریں۔ یہ سرکاری شعبے کے دیگر اداروں، جیسے کہ اسمیڈا اور نجی شعبے کی تجارتی انجمنوں کے ساتھ تعاون سے کیا جاسکتا ہے۔ ملکی سطح پر، پاکستان میں املاکِ دانش کے حقوق کے مؤثر نفاذ کے لیے خصوصی املاکِ دانش کے حقوق کی عدالتوں میں اضافہ و استحکام، نیز ججوں اور قانونی ماہرین کے لیے املاکِ دانش کے حقوق کی تربیت فراہم کرنا بہت ضروری ہے۔

برآمدات کے لیے نئی منڈیوں تک رسائی بڑھانا: پاکستان کی برآمدات چند مخصوص شعبوں اور مقامات تک محدود رہی ہیں۔ مثلاً، ٹیکسٹائل اور غذائی مصنوعات برآمدات کا بڑا حصہ ہیں، اور اس نمونے میں بہت کم تبدیلی آئی ہے۔[22] اسی طرح، مالی سال 06ء سے مالی سال 23ء کے درمیان پاکستان کی زیادہ تر برآمدات امریکہ، برطانیہ، کچھ یورپی معیشتوں، اور چین کو گئی ہیں۔ برآمدی منڈیوں میں تنوع کی کمی کی وجہ سے، برآمدات مخصوص مقامات اور شعبوں سے منسلک دھچکوں کے لیے حساس ہیں۔ برآمدی مقامات تک رسائی کو بڑھانے کی صلاحیت بھی کمزور مسابقت اور ناقص تجارتی انفراسٹرکچر کی وجہ سے محدود ہے۔[23]

نئی برآمدی منڈیوں تک رسائی بڑھانے کے لیے، سرکاری اور نجی شعبے کے متعلقہ فریقوں کو مارکیٹ پر تحقیق، مقامی مارکیٹنگ، شراکت داریوں کے قیام، اور ای کامرس پلیٹ فارمز کا استعمال کرنے میں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔[24] مزید برآں، مختلف شعبوں میں پاکستان کے مسابقتی فوائد کا جائزہ لینا اور نئے یا غیر روایتی شعبوں میں سب سے زیادہ تجارت کی جانے والی عالمی اشیاء کا تجزیہ بھی برآمدات کو متنوع

---

[19] کسی ملک کے اداروں کی حالت، انسانی سرمایہ اور تحقیق، انفراسٹرکچر، مارکیٹ کی مہارت، کاروباری مہارت، علم اور ٹیکنالوجی کی پیداوار، اور تخلیقی پیداوار کی بنیاد پر جی II کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ اس جدول کے لیے جن چند پیمانوں کا تجزیہ کیا گیا ہے ان میں کاروباری مہارت کے ذیلی پیمانے شامل ہیں، جیسے کہ علم پر مبنی ملازمت اور تخلیقی پیداوار کے پیمانے کے ذیلی پیمانے، بشمول تخلیقی مصنوعات کی برآمدات بطور کل تجارت کا فیصد۔ اس میں علم اور ٹیکنالوجی کی پیداوار کے ذیلی پیمانے بھی شامل ہیں، جیسے کہ ماخذ کی بنیاد پر پیٹنٹ اور کل تجارت کے فیصد کے طور پر ہائی ٹیک برآمدات۔ یہ درجہ 211 معیشتوں میں سے ہے۔ ماخذ: ڈبلیو آئی پی او

[20] مثال کے طور پر، بارسلونا کے چیمبر آف کامرس نے Knowledge Innovation Market تیار کی، جس کا مقصد ٹیکنالوجی کی جانچ اور یونیورسٹیوں، تحقیقاتی مراکز، ٹیکنالوجی پارکوں اور انتظاماتِ عامہ کے تعاون کے ذریعے جدت کا فروغ ہے۔

[21] جنوبی کوریا کی سیمی کنڈکٹر شعبے میں بہت زیادہ تحقیق وترقی (آر اینڈ ڈی) کی سرمایہ کاری اور بعد ازاں اعلیٰ معیار کی سیمی کنڈکٹر مصنوعات کی کمرشلائزیشن نے اسے دنیا کے معروف سیمی کنڈکٹر برآمد کنندگان میں سے ایک بنا دیا ہے۔

[22] مثال کے طور پر، ٹیکسٹائل اور خوراک کی مجموعی برآمدات مالی سال 06ء میں کل برآمدات کا 74.2 فیصد تھیں، جو کہ مالی سال 23ء میں معمولی اضافے سے 77.6 فیصد ہو گئیں۔

[23] ڈبلیو بی جی (2021ء)۔ پاکستان کا ترقیاتی جائزہ، برآمدات کی بحالی: عالمی بینک۔

[24] بین الاقوامی ٹریڈ کونسل، ویب سائٹ: https://tradecouncil.org/export-market-diversification/

بنانے کے لیے ضروری ہے۔[25] بیرون ملک تجارتی مشنز پاکستانی برآمد کنندگان کی مدد کرسکتے ہیں تاکہ وہ اہم منڈیوں، کوالٹی کے معیارات، حفاظتی پروٹوکولز، نان ٹیرف رکاوٹیں، متعلقہ حکومتی اداروں میں اہم رابطے، مصنوعات سے متعلق تجارتی ادارے اور ان کے اہم عملے، خریداری کے ایجنٹوں، اور دیگر مقامی ایجنٹوں کی معلومات کی تازہ ترین فہرست کو تیار کرسکیں۔

لاجسٹکس اور تجارتی انفراسٹرکچر کو سہولت دینے کے لیے، حکومت کو پاکستان کے اندر مال کی نقل و حمل کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک ریلوے کارگو نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے اور ممکنہ طور پر اسے سرحد پار تک بڑھانا چاہیے۔ اگرچہ یہ منصوبے طویل مدتی نوعیت کے ہیں، تاہم حکومت کو عارضی طور پر نئے اور دور دراز کے علاقوں کے لیے برآمدات کو تقویت دینے کے لیے بین الاقوامی ایئر کارگو پروازوں کی سبسڈی دینے پر غور کرنا چاہیے۔ آخراً، کمرشل بینکوں کو نئی ممکنہ منڈیوں میں آپریشنز شروع کرنے کے لیے شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ برآمد کنندگان کی مدد کی جاسکے۔

6.3 جاری کھاتہ

مالی سال 24ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 79.7 فیصد کمی سے 0.7 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ مالی سال 23ء کے دوران یہ 3.3 ارب ڈالر تھا۔ جاری کھاتے کے خسارے میں اس نمایاں کمی کی وجہ بہتر تجارتی توازن اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں پالیسی پر مبنی نمو کو قرار دیا جاسکتا ہے، جس نے بنیادی آمدنی کے خسارے میں اضافے کی جزوی تلافی کردی (**شکل 6.10**)۔ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران، بالخصوص کارکنوں کی ترسیلاتِ زر مستحکم رہیں، جس کی وجہ کرب پریمیم میں کمی اور حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے اعلان کردہ مختلف مراعات تھیں۔[26]

تجارتی خسارے میں کمی کی بنیادی وجہ برآمدات میں اضافہ تھا، کیونکہ مالی سال 24ء کے دوران درآمدات میں بھی 0.9 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا جبکہ مالی سال 23ء کے دوران 26.3 فیصد کمی آئی تھی۔ درآمدات میں اس محدود اضافے کی بنیادی وجوہات یہ تھیں: ملکی فصل کی پیداوار میں اضافہ؛ بجلی کی پیداوار کے آمیزے میں بہتری؛ اور عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں کمی۔[27]

شکل 6.10: جاری کھاتے کا توازن

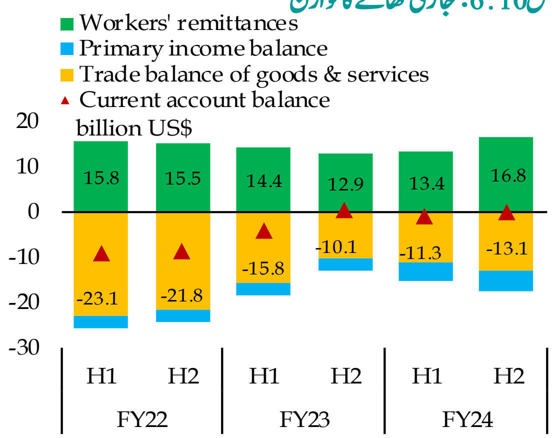

Source: State Bank of Pakistan

برآمدات میں 11.5 فیصد نمو ہوئی، جس کی بڑی وجہ برآمدی حجم میں اضافہ تھا، کیونکہ اکائی قیمت میں کمی دکھائی دی تھی۔ برآمدات میں یہ اضافہ زیادہ تر غیر ٹیکسٹائل گروپس، بالخصوص غذائی گروپ کی وجہ سے ہوا، جو مالی سال 18ء کے بعد پہلی بار دیکھا گیا۔ مالی سال 24ء کے دوران خوراک کی برآمدات میں 49.5 فیصد کا اضافہ ہوا، جس کی وجہ چاول کی ریکارڈ برآمدات تھیں، جو اچھی فصل اور بھارتی چاول کی برآمدات پر پابندی کے سبب ممکن ہوئیں۔[28] علاوہ چاول، مجموعی برآمدات میں 6.4 فیصد نمو ہوئی۔

[25] اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تخمینے کے مطابق، ٹیکسٹائل کے علاوہ، پاکستان کو نباتی مصنوعات، جوتوں، اور زندہ جانوروں میں تقابلی فائدہ حاصل ہے۔

[26] اسٹیٹ بینک اور حکومتِ پاکستان نے متعدد پالیسی اقدامات متعارف کرائے جن میں شامل ہیں: ایکسچینج کمپنیوں کے شعبے میں اصلاحات (https://www.sbp.org.pk/epd/2023/FEC3.htm)؛ ٹی ٹی چارجز کی ادائیگی میں اضافہ (https://www.sbp.org.pk/epd/2023/FECL14.htm)؛ اور ملکی ترسیلات زر کی مارکیٹنگ کے لیے ترغیبی اسکیم (https://www.sbp.org.pk/epd/2023/FECL15.htm) تاکہ باضابطہ چینلز کے ذریعے ترسیلات زر کے بہاؤ کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

[27] تفصیلی ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ مشینری، ٹرانسپورٹ، دھاتیں، اور خام مال جیسی غیر لازمی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا، کیونکہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال کے آغاز سے ہی درآمدات کے ترجیحی رہنما خطوط میں نرمی کردی تھی۔ تاہم، ملکی فصلوں کی بہتر پیداوار اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے لازمی اشیا جیسے خوراک، پیٹرولیم، اور کپاس کی درآمدات میں کمی آئی۔

[28] ایل نینو موسمیاتی نمونے کی وجہ سے کم پیداوار کے خدشات کے پیشِ نظر، بھارت نے جولائی 2023ء میں غیر باسمتی سفید چاول کی اقسام کی برآمدات ممنوع قرار دیں اور چاول کی دیگر اقسام پر پابندیاں عائد کیں تاکہ خوراک کے تحفظ اور ملکی قیمتوں میں اضافے کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔

مالی سال 24ء کے دوران برآمدات کی بہتر کارکردگی کے باوجود، برآمدات میں کبھی کبھار ہونے والی نمو زیادہ تر کسی خاص گروپ یا شعبے پر مرکوز رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک محدود برآمدی باسکٹ کا حامل ہے، جو برآمدات میں مستقل اضافے کے لیے اچھی علامت نہیں ہے۔ **شکل 6.11** سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بہتری کے باوجود پاکستان کی برآمدی باسکٹ میں اشیا کی تعداد اپنے علاقائی ہم منصبوں میں سب سے کم ہے۔

شکل 6.11: برآمدی مصنوعات کی تعداد میں تبدیلی*

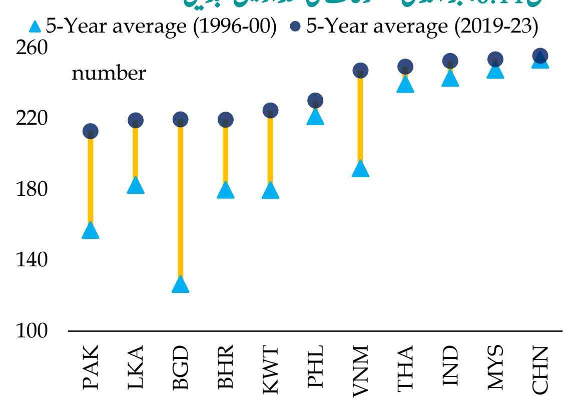

*No. of products is based on the 3-digit level of SITC, Revision 3. The maximum number of products is 261

Source: UNCTAD

خدمات کا کھاتہ

مالی سال 24ء کے دوران خدمات کی تجارت کا خسارہ دوگنا سے زیادہ ہو گیا کیونکہ خدمات کی درآمدات کی نمو برآمدات کی نمو سے زائد تھی۔ مالی سال 24ء کے دوران خدمات کی درآمدات میں 17.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال اس میں 33.3 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ تجارت اور دیگر کاروباری اداروں سے متعلق نقل و حمل، سفر اور تکنیکی خدمات کے لیے بڑھتی ہوئی ادائیگیاں تھیں۔ (**شکل 6.12**)

شکل 6.12: خدمات کے کھاتے کا توازن

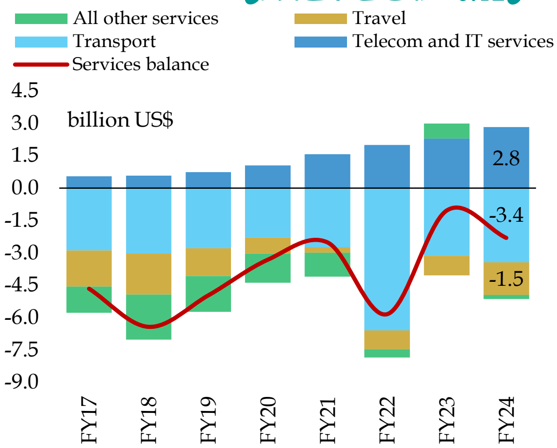

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.13: اوسط حقیقی واپسی کا کرایہ*

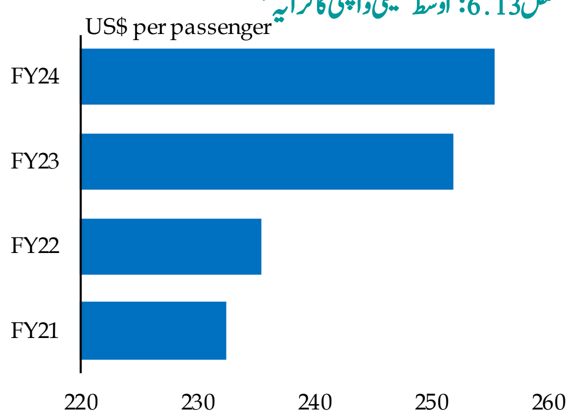

*inflation adjusted fares before surcharges and taxes; based on 2018 US$ prices

Source: International Air Transport Association

نقل و حمل کی ادائیگیوں میں تقریباً تمام نمو ہوائی سفر میں اضافے سے ہوئی، جس کی تصدیق ذاتی سفر کی ادائیگیوں میں اضافے سے بھی ہو سکتی ہے۔[29] خاص طور پر، اس کی وجہ بین الاقوامی ہوائی کرایوں میں بتدریج اضافے کے ساتھ ساتھ، بالخصوص ایشیائی خطے سے، بین الاقوامی ٹریفک میں اضافہ تھا، جیسا کہ ریونیو پیسنجر

[29] سفری ادائیگیوں کی مد میں تعلیم سے متعلق اخراجات میں اضافہ ہوا، جو ممکنہ طور پر بین الاقوامی تعلیم کی فیسوں میں اضافے کی وجہ سے ہے۔

جدول 6.2: مالی سال 24ء میں خدمات میں تجارت

ملین ڈالر

	درآمدات (د)		برآمدات (ب)		تجارتی توازن (ب-د)	
	م س 24ء	مطلق تبدیلی	م س 24ء	مطلق تبدیلی	م س 24ء	مطلق تبدیلی
الف) ٹرانسپورٹ	**4,292.0**	**233.8**	**859.0**	**-67.7**	**-3,433.0**	**-301.5**
بحری مال برداری	2,603.3	-29.2	85.8	-58.0	-2,517.5	-28.8
فضائی مسافر	1,164.8	272.3	344.8	-70.3	-820.1	-342.6
فضائی مال برداری	54.2	-10.6	25.4	-0.4	-28.8	10.2
ب) سفر	**2,270.5**	**393.5**	**759.1**	**-212.4**	**-1,511.5**	**-605.8**
تعلیمی اخراجات	519.9	160.6	21.3	9.7	-498.6	-150.9
دیگر (ذاتی)	1,724.5	223.5	710.6	-235.9	-1,013.9	-459.3
ج) آئی سی ٹی خدمات	**395.6**	**96.6**	**3,222.9**	**626.1**	**2,827.2**	**529.4**
سوفٹ ویئر کی مشاورتی خدمات	166.6	36.8	870.1	109.9	703.5	73.2
دیگر کمپیوٹر خدمات	28.0	-9.5	1,140.0	409.6	1,112.0	419.1
کمپیوٹر سوفٹ ویئرز کی برآمدات / درآمدات	120.1	33.2	631.3	33.2	511.2	-0.1
ٹیلی مواصلات خدمات	74.3	36.8	299.4	34.9	225.0	-1.9
مجموعی (الف+ب+ج)	**6,958.1**	**724.0**	**4,840.9**	**346.0**	**-2,117.2**	**-377.9**
مجموعی خدمات	**10,109.9**	**1,471.3**	**7,802.6**	**207.2**	**-2,307.3**	**-1,264.1**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کلو میٹرز (روپے) کے ذریعے پیمائش کی گئی (**شکل 6.13**)۔[30، 31] دوسری طرف، سمندری مال برداری، جو کہ اشیا کی نقل و حمل کا ایک بڑا زمرہ ہے، تقریباً گذشتہ سال کی سطح پر رہا، جو اشیا کی سست درآمد سے ہم آہنگ ہے (**جدول 6.2**)۔

مالی سال 24ء کے دوران خدمات کی برآمدات میں صرف 2.7 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بڑی وجہ سافٹ ویئر کنسلٹنسی، کال سینٹر خدمات اور دیگر کمپیوٹر خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے مضبوط آئی سی ٹی برآمدات ہیں۔ مجموعی طور پر آئی ٹی خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ وبائی مرض کے بعد دنیا بھر میں ڈجیٹلائزیشن مہم کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

آئی ٹی اخراجات کے بڑے زمروں میں، سافٹ ویئر کے زمرے میں سب سے زیادہ نمو ہوئی کیونکہ کمپنیوں نے مسابقتی برتری حاصل کرنے کے لیے پیداواری استعداد، خودکاری، اور سافٹ ویئر سے چلنے والی تبدیلی کی دیگر کوششوں کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی ہے۔[32] اسٹیٹ بینک کے حالیہ اقدامات نے بھی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات کے اضافے میں کردار ادا کیا (**باکس 6.2**)۔

[30] ریونیو پاسنجر کلومیٹرز (آرپی کے) یا ریونیو پاسنجر مائلز (آرپی ایم) * ایئرلائن کی سرگرمی کا ایک پیمانہ ہے، جو بتاتا ہے کہ ادائیگی کرنے والے مسافروں نے کتنے کلومیٹر سفر کیا۔ اس تعداد کا حساب مسافروں کی تعداد اور کل فاصلے کو ضرب دینے سے لگایا جاتا ہے اور اسے عام طور پر ایئرلائن کی "ٹریفک" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہوائی سفر کی اصل طلب کو ظاہر کرتا ہے۔

[31] آئی اے ٹی اے سے پتہ چلتا ہے کہ ایشیاپیسیفک کی ایئرلائنز نے آرپی کے کی نمو میں سب سے بڑا کردار ادا کیا، اس کے بعد یورپی ایئرلائنز کا نمبر آتا ہے۔

[32] گارٹنر فارہائی ٹیک (ایک معروف عالمی تحقیقی اور مشاورتی فرم جو ہائی ٹیکنالوجی سمیت مختلف صنعتوں کے لیے بصیرت اور تجزیے فراہم کرتی ہے) کے مطابق، 2023ء میں دنیا بھر میں آئی ٹی اخراجات میں 3.3 فیصد اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر آئی ٹی اخراجات ڈیٹا سینٹر کے نظام، آلات، سافٹ ویئر، آئی ٹی خدمات اور ابلاغی خدمات پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے صرف سافٹ ویئر کے زمرے نے 2023ء میں 12.4 فیصد کی دوہندسی نمو پیش کی، اس کے بعد ڈیٹا سینٹرز (7.1 فیصد)، آئی ٹی خدمات (5.8 فیصد) اور ابلاغی خدمات (1.5 فیصد) کا نمبر آتا ہے جبکہ صارفین کی ترجیحات میں تبدیلی کی وجہ سے آلات میں 8.7 فیصد کمی آئی ہے۔

باکس 6.2: پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات خدمات کی تجارت کے خسارے کو کم کرنے کے تناظر میں

مالی سال 24ء کے دوران 24.1 فیصد نمو کے ساتھ پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات 3.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ اب تک کی سب سے زیادہ آئی سی ٹی برآمدات ہیں، جو مالی سال 24ء کے دوران پاکستان کی اشیا اور خدمات کی مجموعی برآمدات کا 8.3 فیصد ہے (**شکل 6.2.1**)۔ آئی سی ٹی برآمدات کی استعداد اور اہداف کے پیشِ نظر وسط مدت کے دوران ان برآمدات سے خدمات کے کھاتے کے خسارے پر قابو پانے میں مدد مل سکتی ہے، چنانچہ اس طرح جاری کھاتے کے پائیدار توازن میں مدد مل سکتی ہے۔

آئی سی ٹی خدمات کی تین اہم ذیلی گروپوں میں درجہ بندی کی گئی ہے: ٹیلی کمیونیکیشن سروسز، کمپیوٹر سروسز اور انفارمیشن سروسز۔ کمپیوٹر سروسز سب سے بڑا شعبہ ہے، جو مالی سال 24ء کے دوران کل آئی سی ٹی برآمدات کا 80 فیصد سے زائد ہے۔ اس زمرے میں، سب سے زیادہ آمدنی فری لانسرز سمیت دیگر کمپیوٹر خدمات سے آتی ہے، اس کے بعد سافٹ ویئر کنسلٹنسی اور سافٹ ویئر کی برآمدات کا نمبر ہے۔ (**شکل 6.2.2**)۔[33]

شکل 6.2.1: آئی سی ٹی برآمدات

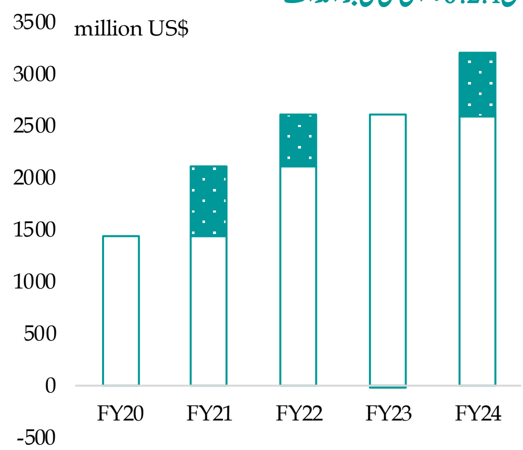

Source: State Bank of Pakistan

گذشتہ سال کے دوران پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات میں نمایاں اضافے کی وجہ متعدد عوامل ہیں جن میں جی سی سی خطے میں آئی ٹی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی رسائی، وزیراعظم کا آئی ٹی پیکیج، اسٹیٹ بینک کی جانب سے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں رقم رکھنے کی قابلِ اجازت حد میں نرمی، فری لانسرز کے لیے نیا فریم ورک اور شرحِ مبادلہ کا استحکام شامل ہیں، جن پر مختصر تبادلہ خیال حسبِ ذیل ہے:

شکل 6.2.2: آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات کا تجزیہ

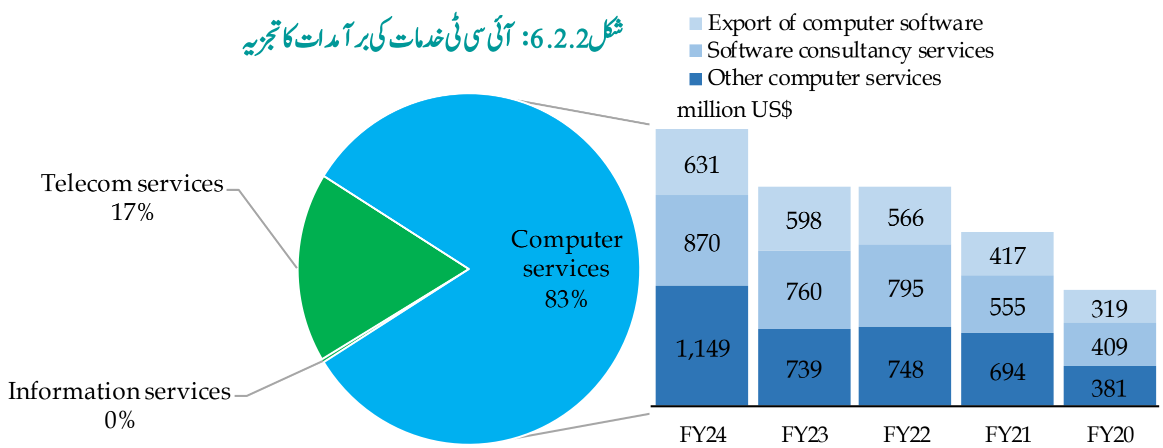

Source: State Bank of Pakistan

[33] "دیگر کمپیوٹر خدمات" کے زمرے میں مختلف ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر، اور متعلقہ خدمات شامل ہیں۔ صنعت کے تخمینے بتاتے ہیں کہ پاکستان بنیادی طور پر سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق خدمات برآمد کرتا ہے کیونکہ اس کا ہارڈ ویئر کا شعبہ ترقی یافتہ نہیں ہے۔

الف) جی سی سی خطے میں بڑھتی ہوئی رسائی: پاکستانی آئی ٹی کمپنیاں جی سی سی کلائنٹس کو شامل کرنے کے لیے سرگرم ہیں۔ خلیجی ممالک ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو بڑھا کر اپنی معیشتوں کو متنوع بنانے پر توجہ دے رہے ہیں، خاص طور پر مالیات، نگہداشتِ صحت اور تعلیم جیسے شعبوں میں۔[34] پاکستان اور جی سی سی ممالک کے درمیان مشترکہ ثقافتی مماثلت کے باعث پاکستان نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور متعدد معروف کمپنیوں نے آئی ٹی سروسز کی برآمدات میں اضافے کے لیے ان ممالک میں علاقائی اور نمائندہ دفاتر قائم کیے ہیں، نیز متعلقہ وزارتوں کے اعلیٰ حکام کی سربراہی میں پاکستانی وفود گذشتہ سال جی سی سی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں جو اپنے میگا منصوبوں کے اہداف کے حصول کے لیے سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔[35]

ب) حکومت کا آئی ٹی پیکیج: مالی سال 24ء کے بجٹ میں حکومت نے آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلق خدمات کو فروغ دینے اور غیر ملکی زرِ مبادلہ کی آمدنی کو بڑھانے کے لیے متعدد مراعات کا اعلان کیا۔[36] ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- 0.25 فیصد انکم ٹیکس کی رعایتی شرح 30 جون، 2026ء تک جاری رہے گی۔
- آئی ٹی سروسز پر سیلز ٹیکس 15 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا گیا۔
- اس شعبے کو قرض دینے سے ہونے والی آمدنی پر بینکوں کو 20 فیصد ٹیکس رعایت؛
- 24,000 ڈالر سالانہ تک کی برآمدات کا حجم رکھنے والے فری لانسرز کو سیلز ٹیکس رجسٹریشن اور گوشوارے جمع کرانے سے استثنیٰ۔
- آئی ٹی اور آئی ٹی سے لیس سروس کو بغیر کسی ٹیکس کے اپنی برآمدات کا ایک فیصد تک مالیت کے سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر درآمد کرنے کی اجازت۔ ان درآمدات کی سالانہ حد 50,000 ڈالر مقرر کی گئی ہے۔

ج) آئی ٹی برآمد کنندگان کے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں رقم رکھنے کی قابلِ اجازت حد میں اضافہ:[37] آئی ٹی برآمد کنندگان کو آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلق خدمات کی برآمدات میں توسیع و اضافہ کرنے میں مدد کے لیے اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2023ء میں آئی ٹی برآمد کنندگان کے خصوصی فارن کرنسی اکاؤنٹس (ای ایس ایف سی اے) میں آئی ٹی برآمد کنندگان کے لیے رقم رکھنے کی قابلِ اجازت حد کو 35 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کر دیا۔ اس سہولت نے آئی ٹی کمپنیوں کی سیالیت کو بہتر بنایا ہے اور انہیں بڑے آرڈرز کو پورا کرنے کے لیے ضروری انٹرمیڈیٹ ان پٹ حاصل کرنے کے قابل بنایا ہے۔ مزید برآں، ای ایس ایف سی اے میں بیلنس کے استعمال کے عمل کو ہموار کیا گیا ہے، جس سے آئی ٹی برآمد کنندگان اسٹیٹ بینک یا بینکوں کی منظوری کے بغیر ان اکاؤنٹس سے براہ راست ادائیگی کر سکتے ہیں۔ بینکوں کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ آئی ٹی برآمد کنندگان کو ڈیبٹ کارڈ کے اجرا میں مدد کریں تاکہ وہ اپنے ای ایس ایف سی اے میں موجود فنڈز کا استعمال کرتے ہوئے آن لائن ادائیگی کر سکیں۔

فری لانسرز کے لیے نئے فریم ورک کی تشکیل:[38] اسٹیٹ بینک نے فری لانسرز کے لیے نیا فریم ورک متعارف کرایا تاکہ بینک اکاؤنٹس کھولنے کے عمل کو آسان بنایا جا سکے اور ان کے فارن کرنسی اکاؤنٹس میں زیادہ سے زیادہ رقوم رکھنے کی اجازت دی جا سکے۔ فری لانسرز اب کم سے کم دستاویزات کے ساتھ ڈیجیٹل یا بینک جا کر اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ ان کے ای ایس ایف سی اے ان کے بنیادی روپیہ اکاؤنٹس کے ساتھ ساتھ برقرار رہیں گے۔ فری لانسرز کو اپنی برآمدی آمدنی کا 50 فیصد یا ماہانہ 5,000 ڈالر تک، جو بھی زیادہ ہو، اپنے ای ایس ایف سی اے میں رکھنے کی اجازت ہوگی اور وہ اسٹیٹ بینک یا بینکوں کی منظوری کے بغیر ان اکاؤنٹس سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔

شرحِ مبادلہ میں استحکام: شرحِ مبادلہ کے پست اتار چڑھاؤ سے آئی ٹی برآمد کنندگان کو اپنے منافع کا ایک بڑا حصہ پاکستان واپس بھیجنے کی ترغیب ملی ہے۔ قبل ازیں، جیسا واقعات سے پتہ چلتا ہے، برآمد کنندگان روپے کی قدر میں کمی کی توقع میں آمدنی کو اپنے پاس رکھ رہے تھے۔

---

[34] اسے سعودی وژن 2030ء کی معاونت حاصل ہے (https://www.vision2030.gov.sa/en/overview)، جو مملکت کی بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی کے سولیوشنز اور خدمات کی طلب کو اجاگر کرتا ہے۔ متحدہ عرب امارات، قطر، مصر اور کویت کے لیے بھی ایسے ہی ترقیاتی منصوبے موجود ہیں۔

[35] مارچ 2024ء میں، 38 پاکستانی آئی ٹی کمپنیوں کے ایک وفد نے سعودی عرب میں لیڈنگ ایج ایڈوانسمنٹ اینڈ پروگریس (ایل ای اے پی) کی تقریب میں شرکت کی۔ مئی 2024ء میں، پاکستانی وزیراعظم اور آئی ٹی کے وزیر نے ابو ظہبی میں یو اے ای-پاکستان ٹیک کولیبریشن کی تقریب میں شرکت کی۔

[36] دیگر اقدامات بھی ہیں، جیسا کہ https://www.finance.gov.pk/budget/Budget_2023_24/Speech_english_2023_24.pdf میں بیان کیا گیا ہے، جیسے آئی ٹی اور آئی ٹی خدمات کے برآمد کنندگان کے لیے خودکار استثنیٰ سرٹیفکیٹ کا اجرا، آئی ٹی سے متعلق قانونی تنازعات سے نمٹنے کے لیے خصوصی عدالتوں کی تشکیل اور 50000 آئی ٹی گریجویٹس کے لیے پیشہ ورانہ تربیت؛ تاہم، ان اقدامات کا نفاذ ابھی تک غیر واضح ہے۔

[37] https://www.sbp.org.pk/epd/2023/FECL17.htm

[38] https://www.sbp.org.pk/bprd/2023/C5.htm

واضح رہے کہ یہ اقدامات مالی سال 24ء کے دوران متعارف کرائے گئے ہیں اور ان کے مکمل اثرات رواں مالی سال میں رونما ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آئی ٹی فرموں کو درپیش چیلنجز سے نمٹنا بھی ضروری ہے۔ ان میں بلا تعطل انٹرنیٹ کنیکٹیوٹی، جدید ترین انفراسٹرکچر، ادائیگی کے عالمی نظام (جیسے PayPal) تک رسائی، سائبر سیکیورٹی کے خطرات کو کم کرنا، ڈیٹا کا تحفظ اور جدید تکنیکی مہارتوں کی تیاری شامل ہیں۔[39]

ان چیلنجوں کی وجہ سے پہلے ہی کئی آئی ٹی فرمیں اور فری لانسرز مسائل کا شکار ہونا شروع ہو گئے ہیں۔[40] لہٰذا یہ ضروری ہے کہ نمو کی اس راہ کو برقرار رکھنے اور آئی ٹی کی تبدیلی کی صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے ان مسائل کو حل کیا جائے۔ حکومت کو سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کو ترجیح دینی چاہیے۔ اس میں آئی ٹی خدمات کی بلا تعطل دستیابی اور استطاعت کے مسائل سے نمٹنا، اسٹارٹ اپس اور فری لانسرز کے لیے سازگار ماحول کو فروغ دینا، معاون فریم ورک متعارف کروا کر مضبوط ٹیکنالوجی کو یقینی بنانا اور متعلقہ تربیت اور ساز و سامان کے ذریعے انسانی وسائل کی مہارتوں کو بہتر بنانا شامل ہے۔

بنیادی آمدنی کا کھاتہ

مالی سال 24ء کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھ کر 8.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو گزشتہ سال 5.8 ارب ڈالر تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگی میں نمایاں اضافے اور واجب الادا منافعوں اور منافعِ منقسمہ کی واپسی کی وجہ سے ہوا (**شکل 6.14**)۔ سودی ادائیگیوں میں اضافے کی وجہ بیرونی قرضوں کے اسٹاک اور عالمی شرحِ سود دونوں میں اضافہ ہے۔[41]

شکل 6.14: بنیادی آمدنی کے کھاتے کے تحت ادائیگیاں

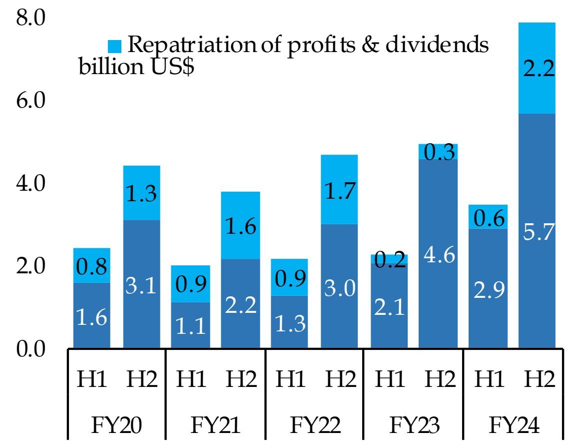

Source: State Bank of Pakistan

دریں اثنا، زرِ مبادلہ کی سیالیت میں اضافے سے بینکوں کو واجب الادا منافع اور منافعِ منقسمہ کی واپسی کی ادائیگی کرنے میں مدد ملی، جس سے پہلی ششماہی کے مقابلے میں دوسری ششماہی کے دوران منافع اور منافعِ منقسمہ کی واپسی میں تقریباً تین گنا اضافہ ہوا، مالی سال 24ء میں مجموعی طور پر 2.2 ارب ڈالر۔ اس میں سے تقریباً نصف چار اہم شعبوں، خدمات، بجلی، ٹیلی کام اور نقل و حمل سے حاصل ہوا، جس سے معیشت میں سرمایہ کاری کے رجحان میں تنوع کی کمی کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 6.15**)۔

شکل 6.15: بلحاظ شعبہ منافع کی واپسی

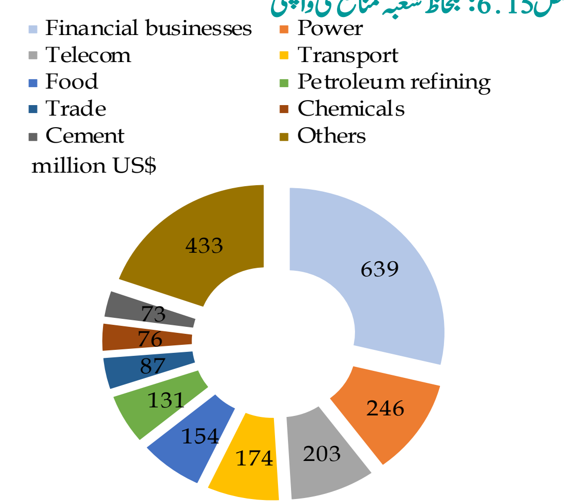

Source: State Bank of Pakistan

[39] اوکلا کے اسپیڈ ٹیسٹ گلوبل انڈیکس جو ممالک کی اوسط انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ اور اپ لوڈ کی رفتار سے انٹرنیٹ کی کارکردگی کی پیمائش کرتا ہے، کے مطابق، جون 2024ء تک اوسط انٹرنیٹ ڈاؤن لوڈ کی رفتار کے لحاظ سے پاکستان 142 ویں نمبر پر ہے۔ یہ سری لنکا (131)، بنگلہ دیش (100)، بھارت (85) اور نیپال (77) جیسے علاقائی ہمسروں کے مقابلے میں سب سے کم ہے۔

[40] پاکستان بزنس کونسل (پی بی سی) کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سازگار انفراسٹرکچر کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر آئی ٹی کمپنیاں دوسرے خطوں میں منتقل ہو رہی ہیں۔ انفراسٹرکچر کے مسائل میں معاہدوں کے نفاذ، کاروباری اخراجات کی بلند شرح، سیاسی غیر یقینی صورت حال، بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال شامل ہیں۔

[41] 10 سالہ امریکی ریاستی نشانیہ یافت مالی سال 22ء کے 1.9 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 23ء میں 3.6 فیصد اور مالی سال 24ء میں 4.3 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح کی صورتِ حال برطانیہ کے بانڈز کی یافت میں بھی دیکھی گئی۔

شکل 6.16الف: کارکنوں کی ترسیلاتِ زر – مجموعی بہاؤ

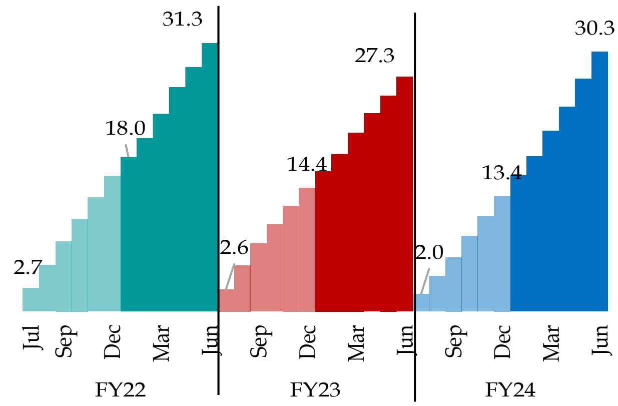

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.16ب: اہم مقامات سے ترسیلاتِ زر میں نمو

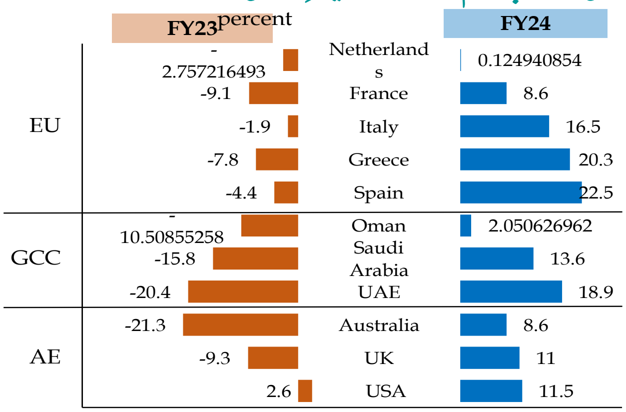

Source: State Bank of Pakistan

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

مالی سال 24ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلاتِ زر 10.7 فیصد اضافے کے ساتھ 30.3 ارب ڈالر رہیں جبکہ مالی سال 23ء میں ان میں کمی ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ نمو وسیع البنیاد تھی، جس میں تمام اہم راہداریوں سے آنے والی رقوم نے دوہندسی نمو درج کی (**اشکال 6.16الف اور 6.16ب**)۔ متعدد عالمی اور ملکی عوامل کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

عالمی سطح پر، امریکہ اور یورپ میں مہنگائی میں کمی کے ساتھ ساتھ مضبوط لیبر مارکیٹوں کے باعث حقیقی اجرتیں بڑھ گئیں، جس کے نتیجے میں ان معیشتوں سے ترسیلاتِ زر میں اضافہ ہوا۔[42] جی سی سی ممالک کے ضمن میں، سعودی میگا منصوبوں میں روزگار کے مضبوط مواقع ایک اہم عنصر تھے، جیسا کہ جی سی سی میں تارکین وطن کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 6.17**)۔ ملکی محاذ پر، کرب پریمیم میں کمی لانے کے لیے کیے گئے پالیسی اقدامات سے بذریعہ سرکاری چینلز ترسیلاتِ زر کی آمد کو بڑھانے میں بھی مدد ملی۔[43]

یہ بات قابل غور ہے کہ اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے متعارف کرائے گئے متعدد اقدامات کے مطلوبہ نتائج سامنے آرہے ہیں۔ زمرہ ب کی کچھ مبادلہ کمپنیوں کی بندش سے کرب مارکیٹ پریمیم پر اضافی دباؤ کو کم کرنے میں مدد مل رہی ہے۔[44] مزید برآں، بیشتر بڑے و درمیانے درجے کے بینک، جو زرِ مبادلہ کے کاروبار میں فعال طور پر مصروف ہیں، نے مارکیٹ میں جگہ بنانے کے لیے اپنی ذیلی مبادلہ کمپنیاں قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ علاوہ ازیں بعض بینکوں نے صارفی اساس کو بڑھانے کے لیے ترسیلاتِ زر کے اکاؤنٹس / آمد سے متعلق مختلف مراعات متعارف کرائی ہیں۔[45]

مزید برآں، حکومت نے مختلف ترغیبی اسکیموں میں تبدیلیاں کی ہیں تاکہ ان کی اثر انگیزی کو بڑھایا جاسکے اور سرکاری چینلز کے ذریعے ترسیلاتِ زر کی زیادہ سے زیادہ آمد کی ترغیب دی جاسکے۔ مثلاً ترسیلاتِ زر کے اہل لین دین کے لیے ٹی ٹی چارجز کی شرح کو ایس اے آر 20 سے بڑھا کر ایس اے آر 30 کردیا گیا تھا۔ اسی طرح مالی اداروں کے لیے پانچ فیصد تک، پانچ سے دس فیصد اور دس فیصد سے زائد کی ترسیلاتِ زر پر نقد مراعات کی شرح بھی بڑھا کر بالترتیب ایک روپے، دو

[42] عالمی بینک کا مائیگریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف 40، جون 2024ء۔

[43] اوسط ماہانہ بہاؤ مالی سال 23ء کے 2.28 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 24ء میں 2.52 ارب ڈالر ہوگیا۔

[44] زرِ مبادلہ کمپنیوں کے اختیارے سے متعلق اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 13 فروری 2024ء

[45] مثال کے طور پر، ایک بڑے بینک نے اپنے ترسیلِ زر کے اکاؤنٹ پر مفت حیاتی اور صحت بیمہ اور لیب اور ادویات پر چھوٹ پیش کی ہے۔ ایک دوسرے اوسط سائز کے بینک نے ترسیل کی پروسیسنگ کو تیز کرنے کے لیے ایک جدید ریمی ٹینس سروس متعارف کرائی ہے، جس میں زرمبادلہ کی مسابقتی شرحیں پیش کی گئی ہیں۔

روپے اور تین روپے فی ڈالر کر دی گئی تھی۔[46] آخراً، اے ڈی بی کی ایک حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں بلند مہنگائی ترسیلات زر میں اضافے کی ایک اہم وجہ ہے کیونکہ پاکستان میں ان کے زیر کفالت افراد کو ضروریاتِ زندگی کی بڑھتی ہوئی لاگت سے نمٹنے کے لیے زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔[47]

شکل 6.17: بیرونِ ملک جانے والے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد

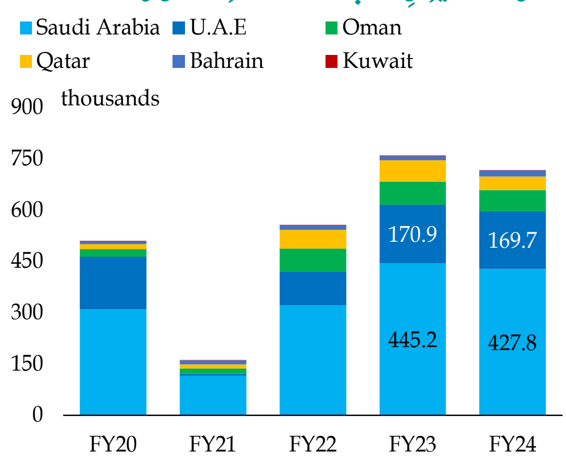

Source: Bureau of Emigration & Overseas Employment

6.4 مالی کھاتہ

مالی سال 24ء کے دوران، مالی کھاتے میں 4.7 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی، جبکہ مالی سال 23ء کے دوران 0.5 ارب ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا (**شکل 6.18**)۔ مالی کھاتوں میں یہ تبدیلی دورانِ سال رقوم کی زیادہ آمد اور قرضوں کی نمایاں طور پر پست ادائیگی دونوں کی وجہ سے تھی۔ نجی سرمایہ کاری کے معاملے میں، اگرچہ بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں بہتری آئی، تاہم اپریل 2024ء میں یوروبانڈ کی ادائیگی کی وجہ سے بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں رقوم کا اخراج دکھائی دیا۔ مزید بر آں، علاوہ مالی سال 23ء، سرمائے کی منتقلی بھی معمول کے مطابق پست رہی۔[48]

شکل 6.18: مالی کھاتے کا تجزیہ

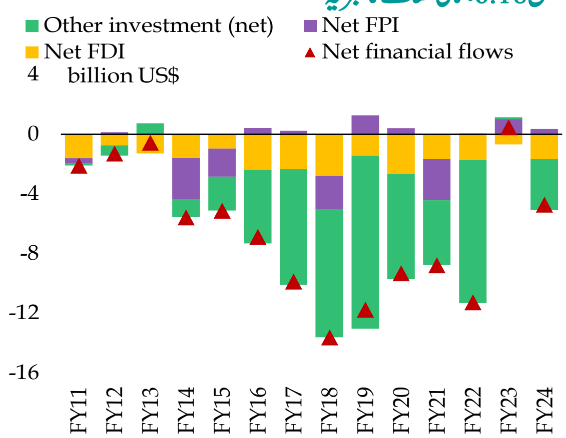

Note: as per BPM6, negative sign means net FX inflow into Pakistan and vice versa

Source: State Bank of Pakistan

پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری

گزشتہ برس کے برخلاف، مجموعی آمدِ رقوم، مجموعی اخراج سے خاصی زیادہ تھی۔ نتیجتاً، خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 16.9 فیصد نمو سے مالی سال 24ء کے دوران میں 1.9 ارب ڈالر ہو گئی۔ بجلی (علاوہ تھرمل)، تیل اور گیس کی تلاش، اور کان کنی جیسے بڑے شعبوں میں مجموعی آمدِ رقوم بلند تھی، جبکہ مواصلات، تھرمل پاور، اور مالی کاروباری اداروں جیسے شعبوں میں مجموعی اخراج ہوا (**شکل 6.19**)۔

[46] اس سے پہلے، یہ ہر سلیب کے لیے بالترتیب 0.5 روپے، 0.75 روپے اور ایک روپیہ فی ڈالر تھا۔

[47] مطالعے کے نتائج، جو کہ اس لنک پر دستیاب ہیں https://www.adb.org/publications/understanding-drivers-remittances-pakistan: یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ملکی مہنگائی کا ترسیلات زر پر مسلسل مثبت اثر ہوتا ہے، حالانکہ یہ ہمیشہ شماریاتی طور پر اہم نہیں ہوتا۔ یہ نتیجہ دیگر مطالعات سے بھی ہم آہنگ ہے اور یہ بتاتا ہے کہ جب ملکی مہنگائی میں تیزی آتی ہے اور گھرانوں کی حقیقی آمدنی میں کمی ہوتی ہے تو مہاجرین فلاحی مقصد سے زیادہ رقم وطن بھیجتے ہیں۔

[48] مالی سال 23ء میں ریکوڈک پروجیکٹ کے ذریعے قرضہ معافی کی مد میں سرمایہ اکاؤنٹ میں 221 ملین ڈالر کی رقم دیکھی گئی۔

شکل 6.19: مالی سال 24ء میں بلحاظِ شعبہ اہم خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی آمد

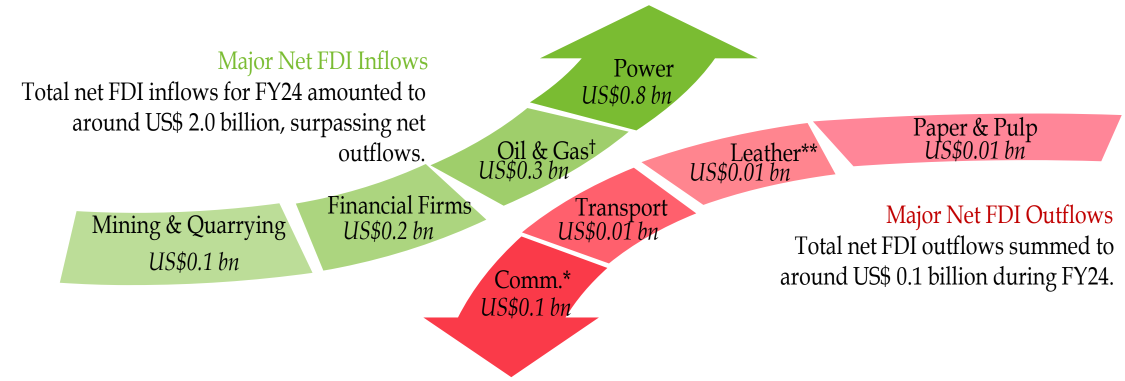

*communications; **leather & leather products; †exploration

Source: State Bank of Pakistan

مجموعی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری بہاؤ درج کرنے والے اہم شعبے

توانائی کے شعبے میں کوئلے اور پن بجلی کے منصوبوں میں نمایاں سرمایہ کاری دکھائی دی، جو بیشتر چین سے تھی۔ تھر کول فیلڈز کو ریل کے ذریعے منسلک کرنے کے لیے ایک الیکٹرک کمپنی کی سرمایہ کاریاں بھی اس میں شامل تھیں۔[49] مزید برآں، 1320 میگاواٹ کے کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹ کے مشترکہ منصوبے میں بھی رقوم کی آمد ہوئی۔ اسی طرح سوکی کناری منصوبہ جو اس وقت جاری ہے اس میں چین کی جانب سے سرمایہ کاری حاصل ہوئی۔[50] نیز، ایک جاری شمسی توانائی کے منصوبے کو ڈچ کمپنی سے سرمایہ کاری ملی۔[51]

آرامکو کی جانب سے آئل کی کھدائی اور تلاش کی ایک مقامی پاکستانی فرم میں ایکویٹی حصص کے حصول کے باعث تیل اور گیس کی تلاش کے لیے رقوم کی آمد میں اضافہ ہوا۔[52] کان کنی اور کھدائی کے شعبے میں، سب سے زیادہ بہاؤ بیرک گولڈ کارپوریشن سے ریکوڈک منصوبے میں حاصل کیے گئے تھے۔[53]

حکومت کی جانب سے براؤن فیلڈ ریفائنری پالیسی متعارف کرائے جانے کے بعد آئل ریفائننگ کے لیے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں اضافہ دیکھا گیا، جس کا مقصد غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی کا سدِّ باب اور جاری منصوبوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دینا تھا۔[54] یہ پالیسی گرین فیلڈ ریفائنری پالیسی کے تابع ہے۔

تجارت کے ذیلی شعبے میں، ایک فرانسیسی کمپنی، جس نے بے نقد (کیش لیس) لین دین متعارف کرایا تھا، کی جانب سے رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ اسی طرح، مالی کاروبار سے منسلک اداروں نے ایک کمرشل بینک کی ملکیتی مبادلہ کمپنی کے آپریشنز کے لیے ملائیشیا کی جانب سے سرمایہ کاری حاصل کی۔ ایک ڈچ ادارے کی جانب سے ٹرمینل کمپنی کے جزوی حصول کی وجہ سے ذخیرہ کاری کی سہولتوں میں

[49] گلوبل انرجی مانیٹر؛ www.gem.wiki/Port_Qasim_EPC_power_station

[50] سی پیک؛ www.cpec.gov.pk/project-details/15

[51] نیپرا؛ www.nepra.org.pk/tariff/Tariff/Petitions/2019/December/Tariff%20petition%20-%20Helios%20Web.pdf

[52] ماخذ: www.aramco.com/en/news-media/news/2024/aramco-completes-acquisition-of-stake-in-gas-and-oil-pakistan

[53] ماخذ: www.barrick.com/English/operations/reko-diq/default.aspx

[54] موجودہ/براؤن فیلڈ ریفائنریز کی اپ گریڈیشن کے لیے پاکستان آئل ریفائننگ پالیسی، 2023ء؛ وزارت توانائی (پٹرولیم ڈویژن)

بھی آمدِ رقوم دیکھی گئی۔ ایک سوئس میڈیکل انوویٹر (طبی جدت طراز) نے بھی مقامی اسپتالوں کے اشتراک میں سرمایہ کاری کی۔[55]

شکل 6.20: مالی سال 24ء میں بلحاظ شعبہ خالص ایف پی آئی

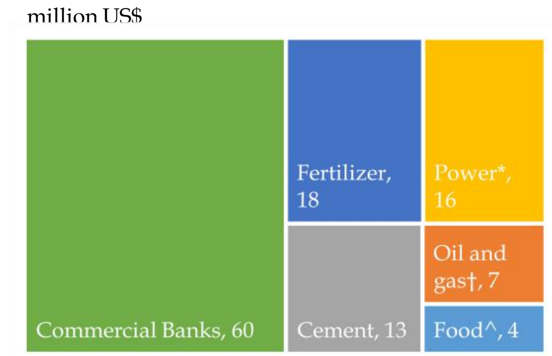

*generation & distribution; †exploration & marketing; ^& personal care products

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.21: ایف پی آئی اور اسٹاک مارکیٹ کی کارکردگی

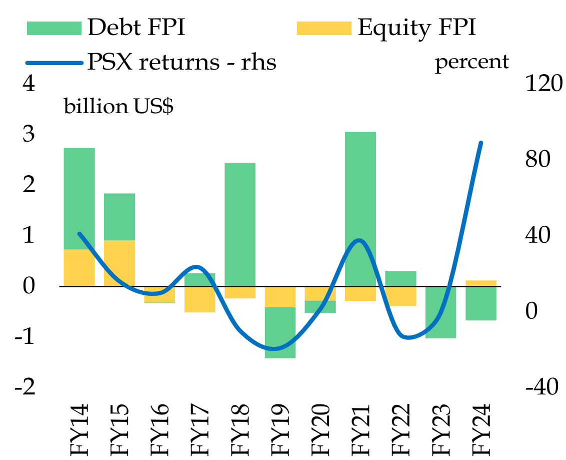

Sources: SBP and Haver Analytics

تجارت اور پروسیسنگ پر کام کرنے والی ڈچ کمپنی، جو پاکستان میں قدم جمارہی ہے، کی جانب سے متفرق شعبوں–روغنی بیجوں، اناج اور چاول– میں سرمایہ کاری حاصل ہوئی۔[56]

مجموعی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے اخراج کو ظاہر کرنے والے اہم شعبے

بجلی کے شعبے میں بھی ایک کوئلے پر مبنی پاور پروجیکٹ میں رقوم کا اخراج دکھائی دیا۔ مزید برآں اُچ پاور پراجیکٹ کی تکمیل کے نتیجے میں تھرمل پاور پراجیکٹ کی جانب سے رقوم کا اخراج ہوا۔

شکل 6.22: آرڈی اے سے رقوم کا بہاؤ

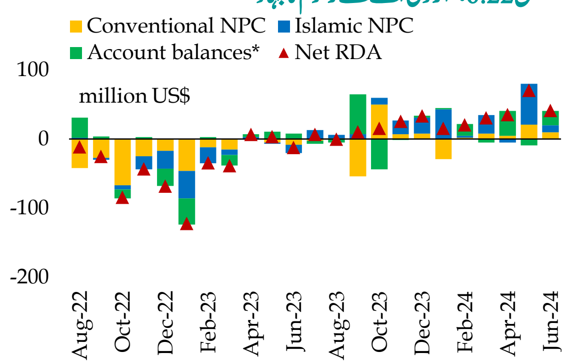

*including Roshan equity investments and other liabilities (outstanding position in government securities like T-bills, Sukuk, real estate, mutual funds, etc. but excludes NPCs)

Source: State Bank of Pakistan

مواصلات کے شعبے میں خطیر رقوم کا اخراج دکھائی دیا کیونکہ ایک بڑی ٹیلی کام کمپنی نے اپنے حصص ایک مقامی کمپنی کو فروخت کیے، جس کے نتیجے میں اس شعبے سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا خالص اخراج ہوا۔[57] اسی طرح، کیمیکلز کے شعبے میں ایک مقامی کمپنی کی جانب سے ایک غیر ملکی کمپنی کی خریداری کے بعد رقم کی ادائیگی کی گئی۔ پیٹرولیم ریفائننگ میں خریداریوں کے نتیجے میں لکسمبرگ کو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا مجموعی اخراج ہوا۔

---

[55] اے کے یو ایچ؛ www.hospitals.aku.edu/pakistan/AboutUs/News/Pages/akuh-partnership-with-medtronic.aspx#:~:text=Medtronic%2C%20renowned%20for%20its%20prowess,and%20tackle%20global%20health%20challenges.

[56] لوئس ڈریفس کمپنی: 2023ء انٹیگریٹڈ رپورٹ

[57] پی ٹی سی ایل پریس ریلیز، 14 دسمبر 2023ء

شکل 6.23: مالی سال 24ء میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی

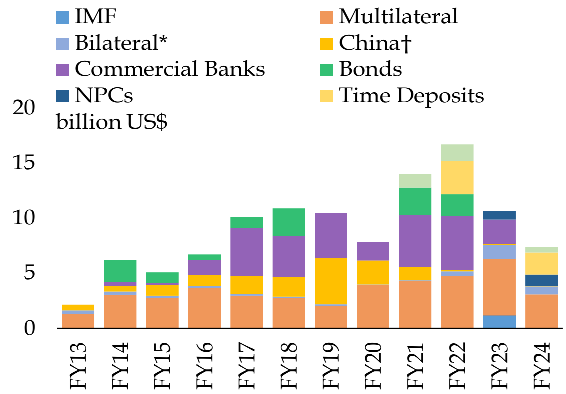

*excluding China; †including deposits

Source: Economic Affairs Division

شکل 6.24: مالی سال 24ء میں مجموعی بیرونی قرضے

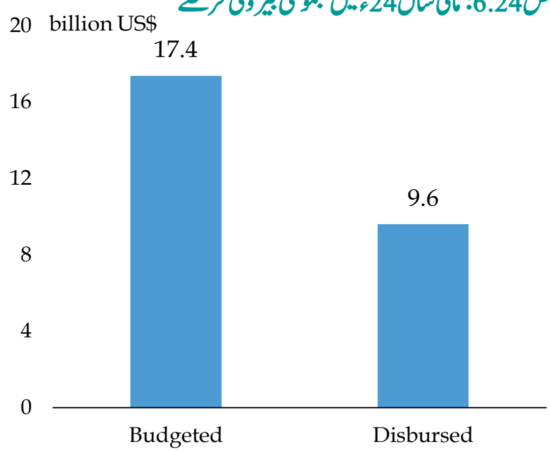

Source: Economic Affairs Division

خوراک اور مشروبات کے شعبے میں مجموعی اخراج کی بڑی وجہ ایک نوزائیدہ بچوں کی فارمولا ریٹیلنگ کمپنی کے جزوی حصص کی ایک جاپانی کمپنی کو فروخت تھی۔ مزید برآں کاربونیٹڈ اور مصنوعی طور پر میٹھے مشروبات پر فیڈرل ایکسائز ٹیکسز میں اضافے سے اس شعبے میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔[58]

تعمیراتی شعبے میں اپارٹمنٹ کی عمارت کے ایک منصوبے کی تکمیل کی وجہ سے متحدہ عرب امارات کی جانب سے رقوم کا اخراج ہوا۔ ایک بند ہونے کے قریب اماراتی کمپنی کی جانب سے بھی رقوم کا اخراج ہوا۔ ایک سوئس تجارتی کمپنی سے آنے والی رقوم میں کمی آئی کیونکہ اس نے اپنے آپریشنز بتدریج ختم کر دیے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 24ء کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے خالص اخراج 0.4 ارب ڈالر رہا، جو مالی سال 23ء کے 1.0 ارب ڈالر کے خالص اخراج سے کم ہے۔ یہ اس لیے ہوا کیونکہ مالی سال 24ء کے دوران قرض اور ایکویٹی مارکیٹوں میں بڑھتی ہوئی آمدنی نے ایک ارب ڈالر کے یورو بانڈ کی ادائیگی کی جزوی تلافی کر دی۔

تاہم، متاثر کن نفع آوری کے باوجود، ایکویٹی مارکیٹ صرف 121 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کر سکی، جس میں بیشتر کمرشل بینکوں، کھاد، سیمنٹ، بجلی، تیل اور گیس، اور خوراک کے شعبوں پر مرکوز تھی (**شکل 6.20**)۔ اقتصادی اور سیاسی غیر یقینی صورتِ حال، بلند مہنگائی کے سبب نمو کے کمزور امکانات، اور فروری 2023ء کے دوران کمی کے بعد ریاستی کریڈٹ ریٹنگ میں کوئی اضافہ نہ ہونا ایسے عوامل ہیں جنہوں نے ایکویٹی مارکیٹ میں سرمایہ کاری کو محدود کر دیا (**شکل 6.21**)۔[59]

قرضوں کے آلات میں، بنیادی طور پر اسلامی نیا پاکستان سرٹیفکیٹ نے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے نمایاں رقوم حاصل کیں۔ مالی سال 24ء کے دوران اسلامی نیا پاکستان سرٹیفکیٹ (اسلامی این پی سیز) میں دلچسپی بڑھ رہی ہے، جیسا کہ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آرڈی اے) کے ذریعے بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس نمو کی ایک اہم وجہ ان آلات پر منافع کی شرح میں کیا جانے والا اضافہ تھا (**شکل 6.22**)۔[60]

[58] سرکلر نمبر 01 برائے 2023ء، سی نمبر 3(1) ایس ٹی-ایل اینڈ پی/2019ء(پی ٹی-آئی)/33186-آر، حکومت پاکستان، ریونیو ڈویژن، وفاقی دفترِ محاصل

[59] کریڈٹ ریٹنگ جمود کا شکار ہے، آخری تازہ کاری فچ نے جولائی 2024ء میں کی تھی۔ دسمبر میں اسٹیٹس کی تصدیق کی گئی تھی جو سی سی سی پر برقرار تھی۔ دیگر کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں نے بھی پاکستان کی ریٹنگ مستحکم رکھی ہے (موڈیز کی جانب سے سی اے اے 3 اور ایس اینڈ پی کی جانب سے سی سی سی پلس)۔ ماخذ: ٹریڈنگ اکنامکس، فچ ریٹنگز

[60] خاص طور پر، 3 ماہ کے این پی سیز پر ڈالر کی شرحِ منافع کو 7.0 سے بڑھا کر 8.25 فیصد، 6 ماہ کے این پی سیز پر 7.2 سے 8.5 فیصد اور 12 ماہ کے این پی سیز پر 7.5 فیصد سے بڑھا کر 9 فیصد کر دیا گیا۔

جدول 6.3: مالی سال 24ء کے اہم منصوبوں میں بیرونی قرضے کے بہاؤ کا تجزیہ

تنظیم	منصوبے کا نام	منصوبے کا بیان / مقصد	دی گئی رقم ملین ڈالر
عالمی بینک*	سندھ فلڈ ایمرجنسی ری ہیبلی ٹیشن (ایس ایف ای آر)	جسمانی لچک، نقد برائے کام پروگراموں کے ذریعے روزگار کے مواقع کی معاونت کرنا، ادارہ جاتی مضبوطی اور تکنیکی معاونت، منصوبے کا انتظام اور آپریشنل اخراجات، اور ہنگامی صورتِ حال میں فوری ردعمل۔	243.2
	سندھ فلڈ ایمرجنسی ہاؤسنگ (ایس ایف ای ایچ)	مکانوں کی تعمیرِ نو کی گرانٹس، ادارہ جاتی مضبوطی اور تکنیکی معاونت، اور منصوبے کے انتظام اور عمل درآمد کی معاونت۔	250.0
	پائیدار معیشت کے لیے سیکنڈ ریزی لینٹ انسٹی ٹیوشن (رائز-2) ڈویلپمنٹ پالیسی فنانسنگ	جامع اور پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے مسابقت کو فروغ دیتے ہوئے مالیاتی انتظام کو مضبوط بنانا	350.0
ایشیائی ترقیاتی بینک	وسائل کو بہتر طور پر متحرک کرنا اور ان سے استفادہ کرنا	وژن 2025ء کے حصے کے طور پر مالیاتی یکجائی کے حصول میں حکومت کی مدد کرنا	300.0
	پائیدار سرکاری و نجی پروگرام کا فروغ	وسیع البنیاد، جامع اور پائیدار اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں حکومت کی معاونت	250.0
ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک	پائیدار معیشت کے لیے سیکنڈ ریزی لینٹ انسٹی ٹیوشن (رائز-2) ڈویلپمنٹ پالیسی فنانسنگ	پائیدار اور جامع اقتصادی ترقی دونوں کے لیے مالیاتی انتظام کو مضبوط بنانے اور مسابقت کو فروغ دینے کا ہدف	249.4
اسلامک ڈویلپمنٹ بینک	مرابحہ مالکاری سہولت	مندرجہ ذیل کی خریداری کے لیے اسلامی قلیل مدتی مالکاری: مصنوعات کی انوینٹری، خام مال، اجناس، زرعی ان پٹ، آلات اور مشینری، گاڑیاں	100.0
	آئی ٹی ایف سی قلیل مدتی مالکاری	تیل اور ایل این جی کی درآمد	100.0

* اس میں انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن (آئی ڈی اے) اور انٹرنیشنل بینک فار ری کنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ (آئی بی آر ڈی) شامل ہیں۔

ماخذ: عالمی بینک، اے ڈی بی، اے آئی آئی بی، آئی ایس ڈی بی، ای اے ڈی

زرِ مبادلہ قرضے اور واجبات

مالی سال 24ء کے دوران زرِ مبادلہ قرضوں اور واجبات کی خالص آمد 3.3 ارب ڈالر درج کی گئی (**شکل 6.23**)۔ ان رقوم کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر قرضے کثیر فریقی اداروں جیسے آئی ایم ایف، عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے حاصل کیے گئے تھے۔ خاص طور پر آئی ایم ایف نے 9 مہینوں کے اسٹینڈ بائی ارینجمنٹ کے تحت تین قسطوں میں 3.0 ارب ڈالر کی ادائیگی کی۔

عالمی بینک نے 2.2 ارب ڈالر قرض دیے جن میں ایک اہم حصہ (493.2 ملین ڈالر) سندھ فلڈ ایمرجنسی ری ہیبلی ٹیشن اور ہاؤسنگ پروجیکٹس (ایس ایف ای آر اور ایس ایف ای ایچ) کے لیے مختص تھے۔ پروجیکٹ اور قرض گار کے لحاظ سے بڑی رقوم کی آمد کے بارے میں تفصیلات **جدول 6.3** میں دی گئی ہیں۔

کثیر فریقی رقوم کی آمد کے علاوہ دیگر دوطرفہ بہاؤ میں سعودی آئل کی سہولت کے تحت 595.2 ملین ڈالر؛ مہمند ڈیم ہائیڈروپاور پراجیکٹ کے لیے 96.3 ملین ڈالر؛[61] اور قراقرم ہائی وے اور پشاور کراچی موٹروے کے فیز II کے لیے چین سے 58.3 ملین ڈالر شامل ہیں۔[62]

اس کے علاوہ پاکستان نے مالی سال 24ء کے دوران سعودی عرب سے 2.0 ارب ڈالر (حکومت کی تحویل میں ٹائم ڈپازٹ) اور متحدہ عرب امارات سے ایک ارب ڈالر (مرکزی بینک میں ڈپازٹ) اور چین سے 508.3 ملین ڈالر کا ضمانت شدہ قرض حاصل کیا۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران این پی سیز سے حاصل کیا گیا مجموعی قرض 1.1 ارب ڈالر تھا۔ تاہم، مالی سال 24ء کے دوران حاصل کی گئی زرِ مبادلہ قرضوں کی رقم میزانیہ تخمینوں کا تقریباً نصف تھی (**شکل 6.24**)۔

[61] واپڈا: www.archive.wapda.gov.pk/index.php/projects/water-sector/under-construction/mohmand-dam-hydropower-project

[62] ead.gov.pk

شکل 6.25: مدت کے اختتام پر پاکستان کے زرِمبادلہ ذخائر

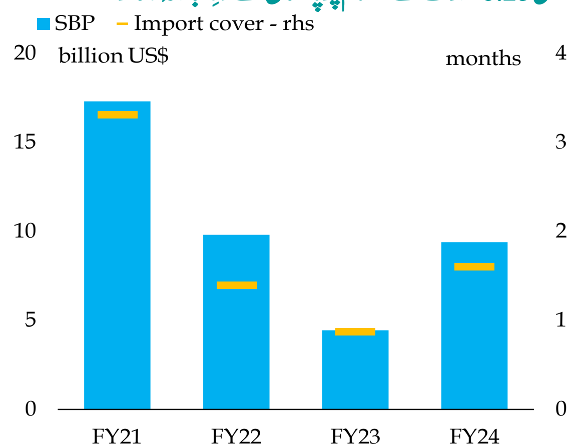

Source: State Bank of Pakistan

6.5 شرحِ مبادلہ اور زرِمبادلہ کے ذخائر

مالی سال 24ء کے دوران زرِمبادلہ کے ذخائر میں دو گنا اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر جون 2024ء کے اختتام پر بڑھ کر 9.4 ارب ڈالر ہوگئے جبکہ جون 2023ء کے اختتام پر یہ 4.4 ارب ڈالر تھے (**شکل 6.25**)۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے فارورڈ/سواپ واجبات میں کمی کے ساتھ ذخائر کے معیار میں بھی بہتری آئی ہے۔[63] اہم عوامل، جن کے بارے میں پہلے بھی بتایا گیا ہے، میں بہتر مالی بہاؤ اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی شامل ہے، جس نے اسٹیٹ بینک کو بیرونی بفرز تیار کرنے کے لیے گنجائش فراہم کی۔ اس کے علاوہ مالی سال 24ء کے دوران زرِمبادلہ قرضوں کی وصولی بھی کم رہی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کے اختتام تک زرِمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 1.6 ماہ کی اشیاوخدمات کی درآمدات کے لیے کافی ہوگئے۔

ستمبر 2023ء میں زرِمبادلہ کمپنیوں کی اصلاحات متعارف کروانے کے ساتھ ساتھ زرِمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے نتیجے میں ستمبر کے اختتام سے جون مالی سال 24ء کے تک روپے کی قدر میں 9.8 فیصد اضافہ ہوا۔ ان پیش رفتوں کے نتیجے میں کرب پریمیم میں بھی نمایاں کمی آئی، اور یہ مالی سال 24ء کے دوران اوسطاً 1.2 روپے ہو گیا، جو مالی سال 23ء کے 5.2 کی اوسط سے کم تھا (**شکل 6.26**)۔

شکل 6.26: مالی سال 24ء میں شرحِ مبادلہ اور کرب پریمیم

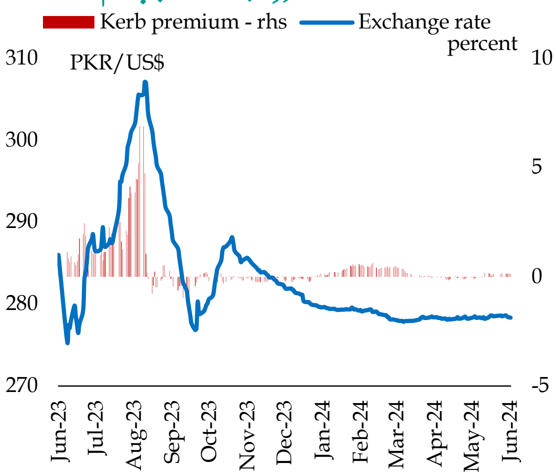

Source: State Bank of Pakistan

ابتدائی طور پر، جولائی تا اگست 2023ء کے دوران، سخت عالمی حالات، بڑھتی ہوئی ملکی غیر یقینی صورتِ حال، اور جاری کھاتے کے بلند خسارے نے زرِمبادلہ منڈی کے دباؤ میں اضافہ کیا تھا۔ تاہم حکومت کے انتظامی اقدامات اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ستمبر 2023ء میں مبادلہ کمپنیوں کی اصلاحات متعارف کروانے کے بعد روپے کی قدر میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔

نومبر 2023ء میں آئی ایم ایف کی ایس بی اے قسط کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال نے روپے پر دباؤ بڑھا دیا جس کے نتیجے میں اس کی قدر میں قدرے کمی واقع ہوئی۔ قسط کی ادائیگی کے بعد، مارچ 2024ء کے آغاز میں روپے کی قدر بتدریج بڑھ کر تقریباً 278 روپے تک پہنچ گئی اور اس کے بعد سے، اسی سطح پر مستحکم رہی ہے۔ فروری تا اپریل 2024ء کے دوران مشاہدہ کردہ گئے جاری کھاتے کے زرِ فاضل سے اس استحکام کو مزید تقویت ملی۔ درحقیقت، منتخب ای ایمز میں پاکستانی روپیہ ایک بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی کرنسی رہا ہے (**شکل 6.27**)۔

[63] واجب الادا فارورڈ/سویپ واجبات مالی سال 23ء کے 4.5 ارب ڈالر سے کم ہو کر مالی سال 24ء میں 3.4 ارب ڈالر رہ گئے۔

6.6 بیرونی تجارت[64]

تجارتی خسارے میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی، جس کی بنیادی وجہ برآمدات میں نمایاں اضافہ، نیز تجارتی درآمدات میں معمولی کمی تھی (**جدول 6.4** اور **شکل 6.29**)۔ برآمدات میں اضافے کو بلند زرعی پیداوار، بالخصوص چاول اور روغنی بیجوں کی وجہ سے مدد ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند عالمی طلب اور ایک بڑے حریف کی تجارتی پالیسی میں تبدیلی سے پاکستان کی غذائی اجناس کی برآمدات کو مہمیز ملی۔

دوسری طرف، درآمدات میں کمی بنیادی طور پر اس وجہ سے ہوئی کہ عالمی اجناس کی قیمتیں کم ہوگئیں کیونکہ بالخصوص فروری 2024ء کے بعد سے اقتصادی سرگرمی بہتر ہونے کے ساتھ ان کے حجم میں معتدل بحالی آئی۔

شکل 6.29: بیرونی توازنِ تجارت

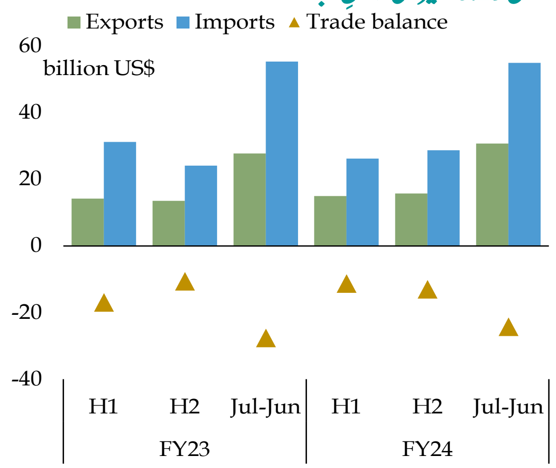

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.27: بین الملکی کرنسی میں تبدیلیاں

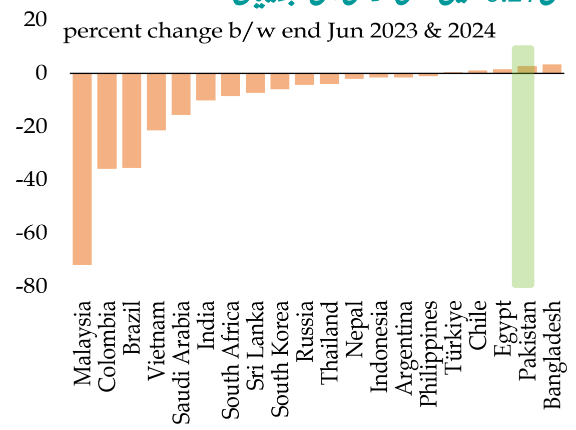

Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ مالی سال 24ء کے دوران نامیہ مؤثر شرحِ مبادلہ (این ای ای آر) زیادہ تر مستحکم رہی، تاہم بڑھتی ہوئی مہنگائی کے تفرق کے سبب حقیقی مؤثر شرحِ مبادلہ (آر ای ای آر) بڑھ گئی (**شکل 6.28**)۔ نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں 9.6 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ تجارتی شراکت داروں میں مہنگائی بمقابلہ بلند ملکی مہنگائی ہے۔ یہ برآمدی مسابقت کے لیے ناسازگار ہو سکتی ہے۔

شکل 6.28: حقیقی اور نامیہ موثر شرحِ مبادلہ

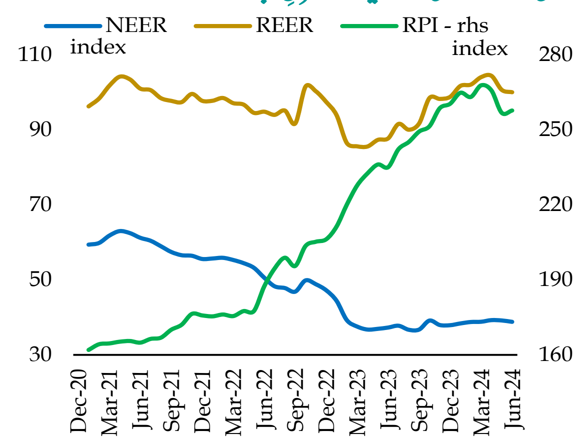

Sources: State Bank of Pakistan

[64] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کی جانب سے رپورٹ کردہ کسٹمز کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ پی بی ایس ٹریڈ ڈیٹا ادائیگیوں کے ریکارڈ ڈیٹا سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، جو سیکشن 6.2 اور 6.3 میں بیان کیا گیا ہے۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق کی تفصیلات کے لیے، ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ کریں۔

مجموعی طور پر، حجم نے برآمدات اور درآمدات دونوں میں اہم کردار ادا کیا۔ برآمدات میں، ٹیکسٹائل کی اکائی مقداروں میں کمی نے حجم میں اضافے سے حاصل ہونے والے فوائد کا اثر زائل کر دیا (**شکل 6.30**)۔ دوسری جانب خام تیل اور بعض اشیائے خوردونوش کی عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے درآمدی ادائیگیوں میں کمی واقع ہوئی۔

شکل 6.30: قیمت اور حجم کے اثرات

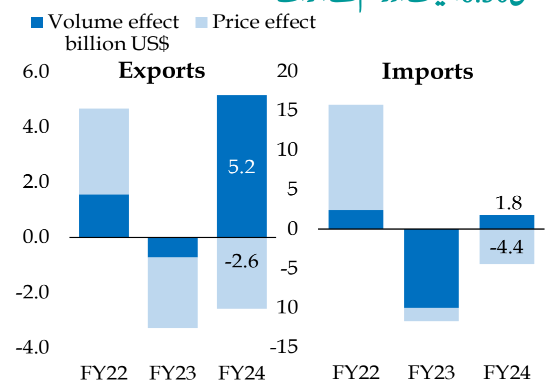

Note: Exports and imports cover around 84 and 54 percent of total items, respectively

Source: Pakistan Bureau of Statistics

برآمدات

مالی سال 24ء کے دوران پاکستانی مصنوعات کی برآمدات میں گذشتہ سال کے سکڑاؤ کے مقابلے میں مضبوط بحالی آئی ہے۔مالی سال 24ء میں مجموعی برآمدات 10.7 فیصد نمو سے بڑھ کر 30.7 ارب ڈالر ہو گئیں۔ یہ نمو بنیادی طور پر نان ٹیکسٹائل برآمدات، خاص طور پر خوراک اور دیگر تیار کردہ اشیا میں نمایاں اضافے کی وجہ سے ہوئی، جو پیداوار میں اضافے اور بین الاقوامی منڈی تک بہتر رسائی کا نتیجہ تھا۔ ٹیکسٹائل کی برآمدات میں بھی معتدل اضافہ ہوا کیونکہ روایتی منڈیوں سے زیادہ برآمدی آرڈرز ملے (**شکل 6.31**)۔

شکل 6.31: برآمدات - مجموعی نمو میں حصہ

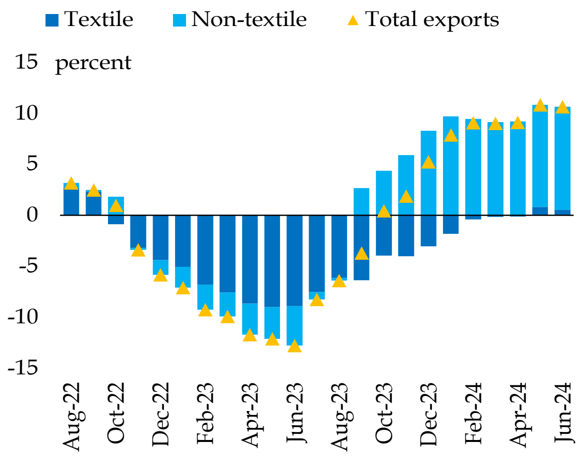

Source: Pakistan Bureau of

نان ٹیکسٹائل برآمدات

خوراک

خوراک کی برآمدات میں پورے سال اضافہ ہوتا رہا، جس میں چاول اور تل کے بیجوں نے اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 24ء کے دوران پاکستان کی چاول کی برآمدات 3.9 ارب ڈالر کی تاریخی بلند ترین سطح تک پہنچ گئیں جو حجم اور قیمتوں دونوں کے اثرات کی عکاسی کرتی ہیں (**جدول 6.5**)۔ چاول کی برآمدات میں اس اضافے کو دو اہم عوامل سے منسوب کیا جا سکتا تھا: اوّل، بھارت کی جانب سے غذائی تحفظ کے خدشات کی وجہ سے برآمدات پر پابندی لگانے کے نتیجے میں بین الاقوامی منڈیوں میں چاول کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا (**شکل 6.32 الف** اور **6.32ب**)۔ دوم، دورانِ سال چاول کی ریکارڈ ملکی پیداوار۔

نیز مالی سال 24ء کے دوران تل کے بیج کی برآمد دوگنا سے بھی زیادہ بڑھ کر 414 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ برآمدات کا رجحان ملکی پیداوار کا آئینہ دار ہے۔ بڑھتی ہوئی برآمدی طلب اور پرکشش قیمتوں کے پیشِ نظر پاکستان کے کاشت کار اپنی نفع آوری کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لیے تل کی پیداوار کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔[65]

[65] مالی سال 24ء کے دوران زیر کاشت رقبے اور پیداوار دونوں میں 54 اور 98 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 24-2023ء

جدول 6.4: پاکستان کی بیرونی تجارت

ملین ڈالر؛ فیصد نمو

	م س23ء	م س24ء	تبدیلی (م س24ء)		حجم اور قیمت کا اثر	
			مطلق	فیصد	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
تجارتی توازن	**-27,474.0**	**-24,121.0**	**3,353.0**	**-12.2**	**-**	**-**
برآمدات	**27,724.0**	**30,677.0**	**2,952.3**	**10.7**	**-**	**-**
ٹیکسٹائل	16,501.8	16,655.9	154.1	0.9	-	-
ملبوسات	7,928.7	7,971.2	42.5	0.5	1,947.5	-1,905.0
گھریلو ٹیکسٹائل	3,691.2	3,857.8	166.5	4.5	545.4	-378.8
سوتی دھاگہ	844.3	955.5	111.2	13.2	213.9	-102.7
نان ٹیکسٹائل	11,227.4	14,025.8	2,798.4	24.9	-	-
چاول	2,149.1	3,931.9	1,782.6	82.9	1329.9	452.9
گوشت	426.7	511.7	85.0	19.9	96.8	-11.8
سبزیاں	300.3	430.1	129.8	43.2	11.0	118.8
روغنی بیج	188.8	410.1	221.3	117.2	106.9	114.3
پٹرولیم	220.5	397.7	177.2	80.4	296.9	-119.8
ادویہ	328.2	341.0	12.8	3.9	192.8	-180.0
سیمنٹ	189.9	266.5	76.6	40.4	126.8	-50.3
درآمدات	**55,198.0**	**54,798.0**	**-400.0**	**-0.7**	-	-
توانائی	17,014.6	16,910.2	-104.3	-0.6	254.8	-655.4
غیر توانائی، جس میں سے	38,183.2	37,887.7	-295.7	-0.8	-	-
پام آئل	3,640.7	2,778.6	-862.2	-23.7	-80.8	-781.3
مشینری	5,807.9	8,500.6	2,692.7	46.4	-	-
ٹرانسپورٹ	1,758.2	1,840.0	81.9	4.7	-	-
کپاس	1,679.4	447.9	-1,231.5	-73.3	-1,176.3	-55.2

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 6.32الف: چاول کی عالمی قیمتوں میں نمو

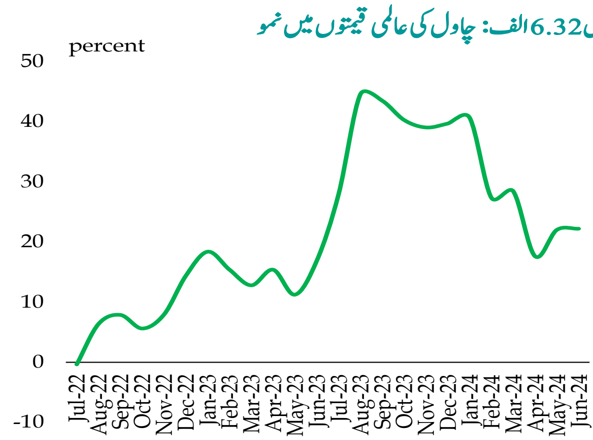

Source: World Bank

شکل 6.32ب: چاول کی اکائی مالیت

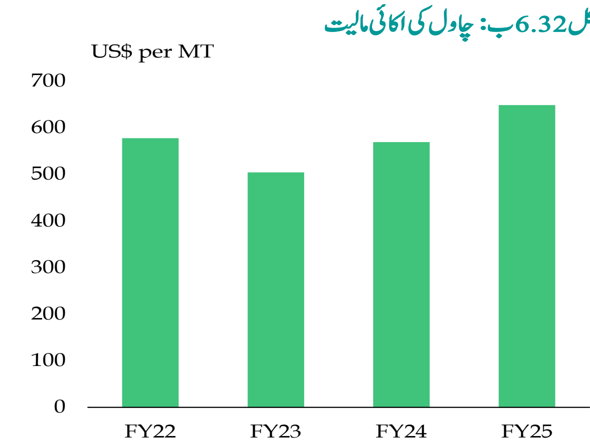

Source: Pakistan Bureau of Statistics

طلب کے ضمن میں، بلحاظِ برآمدی منزل تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ تل کے بیجوں کی برآمدات میں اضافہ بنیادی طور پر چین کو بڑھتی ہوئی شپمنٹ کی وجہ سے تھا۔ پاک چین فری ٹریڈ ایگریمنٹ (سی پی ایف ٹی اے) فیز ٹو کے تحت ڈیوٹی فری رسائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے تل کے بیجوں نے چینی مارکیٹ میں مضبوط قدم جما لیے ہیں۔ مزید برآں، پاکستان نے یورپی یونین اور مشرق وسطیٰ کو بھی تل کی برآمد شروع کر دی ہے کیونکہ ان کی کھانا پکانے کی صنعت میں تل کے عرق کی خاصی مانگ ہے۔

باکس 6.3: پاکستان کی چاول کی برآمدات میں حالیہ اضافے کو برقرار رکھنا

مالی سال24ء میں پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی جنس چاول ہے جو کل برآمدات میں 12.8 فیصد اور خوراک کی برآمدات میں 53.3 فیصد حصے کی حامل ہے، 43 فیصد کی اوسط سے کہیں زائد (**شکل 6.3.1**)۔ مالی سال24ء کے دوران پاکستان کی چاول کی برآمدات 83 فیصد اضافے کے ساتھ 3.9 ارب ڈالر کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ چاول کی برآمدات میں اضافے نے دورانِ مدت خوراک کی برآمدات میں تقریباً تین چوتھائی اضافہ کیا۔

شکل 6.3.1: غذائی برآمدات میں چاول کا حصہ

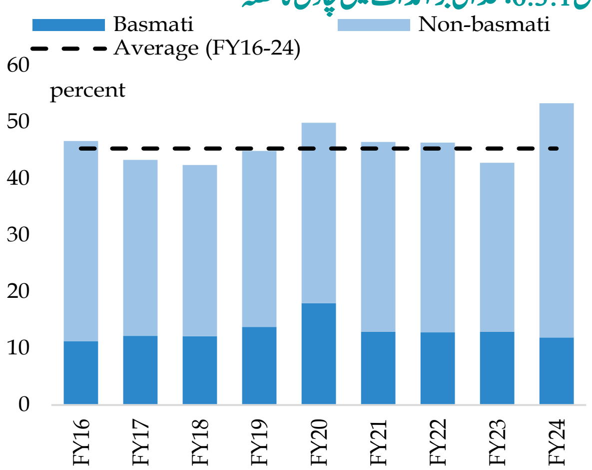

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.3.2: پاکستانی چاول کی درآمدات - مالی سال24ء میں سال بسال تبدیلی

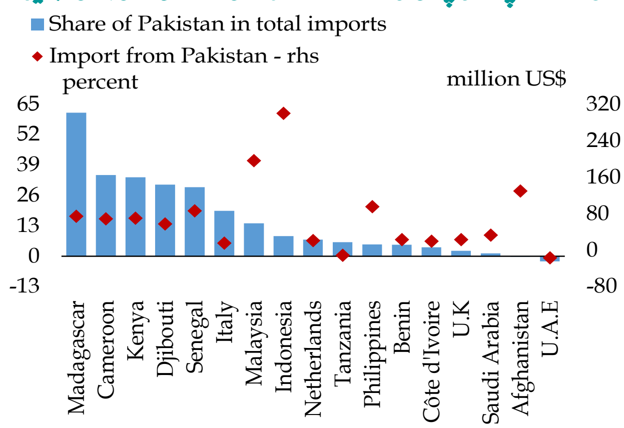

Note: Based on Jul-Mar

Sources: PBS, ITC Trade Map, Country Customs Data

شکل 6.3.3: پاکستانی چاول کی برآمدی صلاحیت

million US$

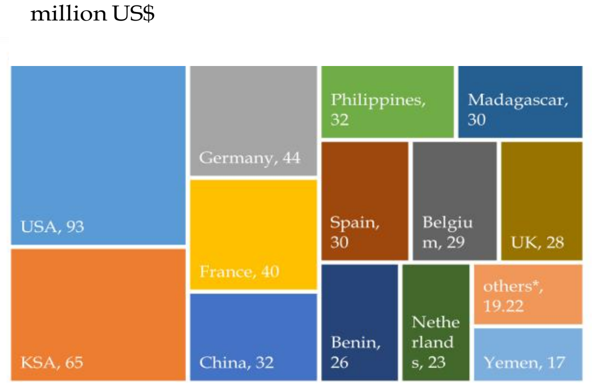

*others include combined exort potential of Afghanistan, UAE, Kenya, Somalia, Italy, Oman, and Mozambique

Sources: Export Potential Map, ITC

شکل 6.3.4: غیر باسمتی چاول کی قیمت کا موازنہ

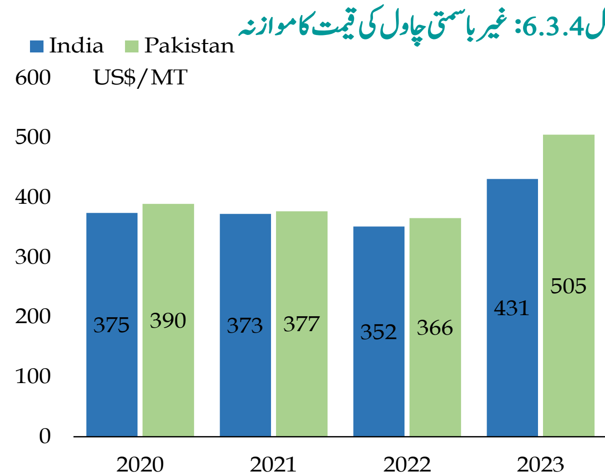

Source: Food and Agriculture Organization

چاول کی برآمدات میں اس اضافے کو طلب اور رسد کے عوامل سے تقویت ملی، جو یہ تھے: (i، بھارت کی عارضی برآمدی پابندی، جس کی وجہ ملکی پیداوار کے چیلنجز اور غذائی تحفظ کے بارے میں خدشات تھے۔ بھارت نے جولائی 2023ء میں اپنے سفید چاول کی برآمد پر پابندی عائد کی تھی۔ بعد ازاں اگست 2023ء میں ملک نے چاول کی برآمدات پر برآمدی ٹیکس عائد کر دیا۔ اس اقدام کے نتیجے میں بین الاقوامی مارکیٹ میں چاول کی رسد کی قلت پیدا ہوئی جس سے پاکستان کے لیے مواقع پیدا ہوئے۔ (**جدول** 6.3.1 اور **شکل** 6.3.2)۔ مزید برآں، اس نمو کو سازگار موسمی حالات اور زیرِ کاشت رقبے میں اضافے کے سبب زبردست فصل سے مدد ملی، جس کے نتیجے میں 9.9 ملین میٹرک ٹن چاول کی پیداوار ہوئی۔ نتیجتاً، مالی سال 24ء کے اختتام تک پاکستان کی چاول کی برآمدات کئی نئی منڈیوں، جیسے مڈغاسکر، کیمرون، جبوتی، سینیگال تک پھیل گئیں قابل ذکر بات یہ ہے کہ غیر باسمتی چاول کے شعبے میں خاصا اضافہ دکھائی دیا اور برآمدی حجم میں 68 فیصد اضافہ ہو گیا۔

اگرچہ پاکستان کی چاول کی برآمدات کو مارکیٹ کی ان حرکیات سے فائدہ ہوا ہے، لیکن برآمدات کی اس سطح کو برقرار رکھنے کا انحصار حال ہی میں حاصل کردہ برآمدی آرڈرز کو برقرار رکھنے پر ہے، کیونکہ ہے اگر بھارت اپنی برآمدی پابندی ختم کرنے کے بعد دوبارہ عالمی چاول کی مارکیٹ میں داخل ہو جائے تو یہ ایک چیلنج ہو سکتا ہے۔ حالیہ کامیابیوں کو برقرار رکھنے اور مزید ترقی کرنے کے لیے، طلب اور رسد دونوں کی جانب توجہ دینا انتہائی اہم ہے۔

جدول 6.3.1: قدرِ اضافی کی حامل چاول کی مصنوعات کی عالمی برآمدات

ملین ڈالر

	2021ء	2022ء	2023ء
چاول کے نوڈلز			
عالمی	4,480.4	4,979.8	5,395.2
پاکستان	0.0	6.6	0.2
اناج			
عالمی	2,248.1	2,697.8	2,540.7
پاکستان	4.6	0.8	0.3
چاول کا تیل			
عالمی	2,631.5	2,672.0	2,431.2
پاکستان	0.5	0.8	0.5

ماخذ: آئی ٹی سی تجارتی نقشہ

شکل 6.3.5: چاول کی پراسیسنگ اور اضافہ قدر

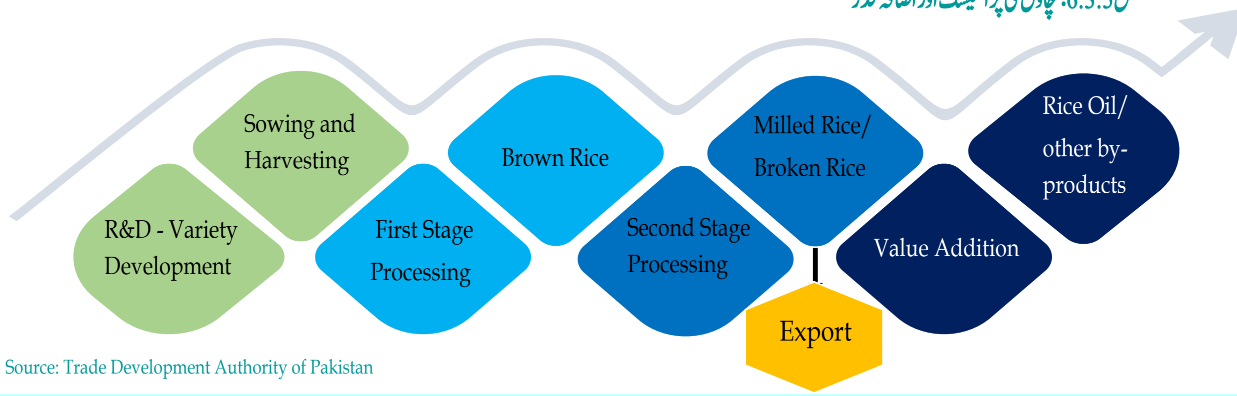

Source: Trade Development Authority of Pakistan

طلب کے لحاظ سے، تجارتی مشنز اور سفارتی کوششوں کو متحرک کرنا ضروری ہے تاکہ مالی سال 24ء میں حاصل کی گئی نئی منڈیوں کو برقرار رکھا جا سکے۔ مزید برآں، چاول کی برآمدات کو متنوع بنانے اور روایتی منڈیوں پر انحصار کم کرنے کے لیے ان مارکیٹوں کو فعال طور پر تلاش کرنا ضروری ہے جہاں چاول کی برآمدات کے امکانات کو پوری طرح استعمال نہیں کیا گیا۔ چاول سے بنی موجودہ مصنوعات کے لیے تقریباً 500 ملین ڈالر کے غیر استعمال شدہ برآمدی امکانات موجود ہیں (**شکل** 6.3.3)۔ مزید یہ کہ مسابقتی قیمتوں کی پیشکش اس برآمدی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے اہم ہو سکتی ہے، کیونکہ بھارتی نان باسمتی چاول کی قیمتیں پاکستانی چاول سے کم ہیں، جس سے بین الاقوامی منڈی میں پاکستانی چاول کا تقابلی فائدہ کم ہو جاتا ہے (**شکل** 6.3.4)۔ اس مقصد کے حصول کا ایک طریقہ یہ ہے کہ پیداواری اخراجات کو کم کرنے پر توجہ دی جائے۔

بالخصوص، رسد کے لحاظ سے، بڑھتی ہوئی ملکی طلب اور قابلِ برآمد فاضل کی کافی مقدار برقرار رکھنے کے تناظر میں پست پیداواری صلاحیت سے نمٹنا ناگزیر ہے۔ نئے اور جدید بیجوں کی اقسام کے ذریعے فی ہیکٹر یافت کو بڑھا کر یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ دریں اثنا، پاکستان چاول کے حوالے سے اپنے اہم حریفوں جیسے تھائی لینڈ، بھارت اور ویتنام کے مقابلے میں مضبوط Revealed Comparative Advantage (آر سی اے) کا حامل ہے۔ اس تقابلی فائدے سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک مرکوز مالیاتی معاونت فراہم کی جا سکتی ہے۔ مزید برآں، خوراک کی برآمدی باسکٹ کو اضافہ قدر کی حامل مصنوعات جیسے چاول کی بھوسی کے تیل اور چاول کے آٹے کے ساتھ متنوع بنانا، خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیا جیسے خطے میں نمو کے لیے اضافی مواقع فراہم کر سکتا ہے (**شکل** 6.3.5 اور **جدول** 6.3.1)۔ ان چیلنجوں سے نمٹنا چاول کی عالمی منڈی میں پاکستان کی پوزیشن برقرار رکھنے اور برآمدی رفتار کو یقینی بنانے کے لیے اہم ہو گا۔

جدول 6.5: نان ٹیکسٹائل برآمدات۔ حجم اور قیمت کا اثر

ملین ڈالر؛ حجم ہزار میٹرک ٹن

	م س23ء		م س24ء		م س24ء		
	حجم	مالیت	حجم	مالیت	مالیت میں تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
نان ٹیکسٹائل برآمدات	**–**	**11,227**	**–**	**14,025**	**2,798**	**–**	–
جس میں	–	–	–	–	–	–	–
غذائی	–	**5,023**	**–**	**7,370**	**2,347**	–	–
چاول	3,718	2,149	6,019	3,932	1,783	1,330	453
باسمتی	595	650	774	877	227	195	32
دیگر	3,123	1,499	5,245	3,055	1,556	1,019	537
پھل	526	283	936	344	60	221	-160
روغنی بیج	172	189	287	410	221	107	144
گوشت	101	427	124	512	85.0	97	-12
غیر غذائی	**–**	**6,205**	**–**	**6,655**	**450**	–	–
پٹرولیم	338	221	793	398	177	297	-120
پلاسٹک	212	268	379	400	132	213	-80
طبی مصنوعات	54	328	86	341	13	213	-80
سیمنٹ	4,248	190	7,087	267	77	127	-50
کھیلوں کا سامان	–	405	–	396	-9	–	–
چمڑا	–	577	–	546	-32	–	–

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مکئی اگلی بڑی غذائی جنس ہے جس نے مالی سال 24ء کے دوران برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ درج کیا۔ چاول کی برآمدات کی طرح اس کی بنیادی وجہ پولٹری کی صنعت کی جانب سے ملکی طلب میں کمی کے باعث بلند قابلِ برآمد فاضل تھا۔[66] ویتنام پاکستانی مکئی کا سب سے بڑا خریدار بن کر ابھرا، اس کے بعد ملائیشیا اور سری لنکا کا نمبر آتا ہے۔[67]

بالخصوص سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کو گوشت کی برآمدات نے بھی اس بڑھتے ہوئے رجحان کو برقرار رکھا، جس میں نئے برآمد کنندگان کی رجسٹریشن اور ملک میں مذبح خانوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ چین کو ہیٹ ٹریٹڈ گوشت کی برآمد کے آغاز نے مدد بہم پہنچائی۔[68، 69]

دیگر غذائی اشیا میں، ایتھنول کی برآمد میں 80 فیصد اضافہ ہوا جو مالی سال 24ء کے دوران 544.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئی۔ یہ نمو مکمل طور پر بلند برآمدی حجم کی وجہ

[66] مالی سال 24ء میں مرغی کی قیمتوں میں زیادہ اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ملکی طلب میں کمی نے مکئی کی طلب کو متاثر کیا، جو چکن فیڈ میں اہم خام مال ہے۔

[67] ویتنام اور ملائیشیا میں مکئی کی درآمد میں یہ اضافہ بنیادی طور پر پولٹری اور لائیو سٹاک انڈسٹری کی طرف سے طلب میں اضافے کی وجہ سے ہے، کیونکہ زیادہ تر مکئی کی درآمدات جانوروں کے چارے کے لیے کی جاتی ہیں۔

[68] مالی سال 24ء میں گوشت کی برآمدات میں 19.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 25.1 فیصد تھا۔

[69] ہیٹ ٹریٹڈ گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو پکا کر، پاسچرائزیشن، یا اسٹیریلائزیشن کے ذریعے پروسیس کیا جاتا ہے تاکہ اس کی حفاظت اور دیر تک خراب نہ ہونے کو یقینی بنایا جا سکے۔ چین میں ہیٹ ٹریٹڈ گوشت کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ کھانے کی تیار شدہ مصنوعات کے لیے اس کی ترجیح ہے۔

سے تھی، خاص طور پر جنوبی کوریا اور تھائی لینڈ کو۔[70] ایتھنول، چینی کی ضمنی پیداوار کے طور پر گنے کی تخمیر سے تیار کیا جاتا ہے، جو بڑے پیمانے پر بائیوفیول، کاسمیٹکس میں بطور خام مال، اور عالمی سطح پر طبی مصنوعات کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔[71] طلب کے لحاظ سے، جنوبی کوریا نے مقامی سطح پر بائیوفیول کے استعمال کو بڑھانے کی وجہ سے پاکستان سے ایتھنول کی درآمدات میں اضافہ کیا۔[72]

شکل 6.33: ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی قیمتوں میں رجحان

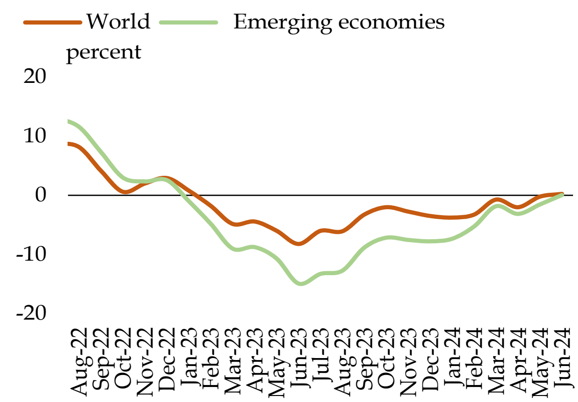

Source: CPB World Trade Monitor

دیگر اشیا

ربڑ کے ٹائروں، سیمنٹ اور پلاسٹک سمیت تیار شدہ اشیا کی برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ان مصنوعات میں اضافہ بنیادی طور پر رسد اور طلب دونوں عوامل کے باعث بلند حجم کی وجہ سے ہوا تھا۔ ایک نئی مینوفیکچرنگ فیکٹری، جو ایک چینی ٹائر ساز کمپنی کے ساتھ شراکت میں قائم کی گئی تھی، نے امریکہ، مشرق وسطیٰ اور برازیل کو بھاری گاڑیوں کے لیے اسٹیل بیلٹ والے ربڑ کے ٹائروں کی برآمد کو ممکن بنایا۔

مالی سال 24ء کے دوران سیمنٹ کی برآمدات بڑھ کر 267 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 190 ملین ڈالر تھیں۔ اس کی بنیادی وجہ افغانستان اور سری لنکا میں تعمیراتی سرگرمیوں کی بحالی تھی۔ مزید برآں، ملکی سیمنٹ کی صنعت نے افریقی اور امریکی مارکیٹ میں اپنی جگہ بڑھائی ہے، جس کے نتیجے میں برآمدی آرڈرز میں اضافہ ہوا۔[73]

پلاسٹک کی برآمدات میں 49 فیصد اضافہ دیکھا گیا، جو 400 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، بالخصوص افریقی ممالک کو برآمد کی گئیں۔ پلاسٹک تیار کنندگان نے برآمدات پر توجہ مرکوز کی کیونکہ گذشتہ دو برسوں میں پلاسٹک کی اشیا کی ملکی طلب کم رہی تھی۔ بالخصوص، گذشتہ چند برسوں میں صنعت نے شرحِ مبادلہ میں کمی سے فائدہ اٹھایا، جس سے برآمدات زیادہ مسابقتی بن گئیں۔[74] مزید برآں، پلاسٹک کے کچھ برآمد کنندگان بین الاقوامی معیارات پر پورا اترے جس سے دورانِ مدت انھیں نئے برآمدی آرڈرز حاصل کرنے میں مدد ملی ہے۔ دریں اثنا، دواسازی کی مصنوعات کی برآمدات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر افریقہ اور وسطی ایشیا میں نئی منڈیوں کو ہدف بنانے کی وجہ سے ہے۔

مالی سال 24ء کے دوران پٹرولیم برآمدات بالخصوص فرنس آئل کی برآمدات میں بھی اضافہ ہوا۔ بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل پر انحصار میں کمی اس اضافے کی وجہ تھی، جیسا کہ توانائی کی پیداوار کے آمیزے میں آر ایل این جی اور دیگر زیادہ باکفایت ذرائع کی طرف منتقلی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں فرنس آئل کی رسد بڑھ گئی، اور حکومت کی جانب سے برآمدی اجازت کے بعد اس کی برآمدات کا حجم بڑھ گیا۔

---

[70] ایتھنول تھائی لینڈ اور جنوبی کوریا میں بائیوفیول کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے. ماخذ: تھائی لینڈ، ایم پی آر اے، اور ایس اینڈ پی گلوبل میں ایتھنول کا استعمال اور پٹرول کی کھپت۔

[71] برآمدات میں اضافہ گذشتہ برس کے دوران گنے کی پیداوار سے براہ راست منسلک ہے۔ پاکستان میں گنے کی پیداوار پچھلے چار برسوں میں اوسطاً 86.3 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئی ہے۔

[72] جنوبی کوریا قابل تجدید ایندھن کے معیار (آر ایف ایس) کو اپناتے ہوئے اپنے بائیوفیولز کے حصے کو بڑھا رہا ہے۔

[73] پاکستان نے امریکہ کو سیمنٹ برآمد کرنا شروع کر دیا ہے، کیونکہ امریکی حکومت کے انفراسٹرکچر پر بلند اخراجات کی وجہ سے طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

[74] گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 24ء کے دوران اوسط مارک ٹو مارکیٹ زرِ مبادلہ کی شرح میں 12.4 فیصد کمی ہوئی۔

شکل 6.34 الف: یورپی یونین کی ملبوسات کی درآمد – اکائی مالیت میں تبدیلی

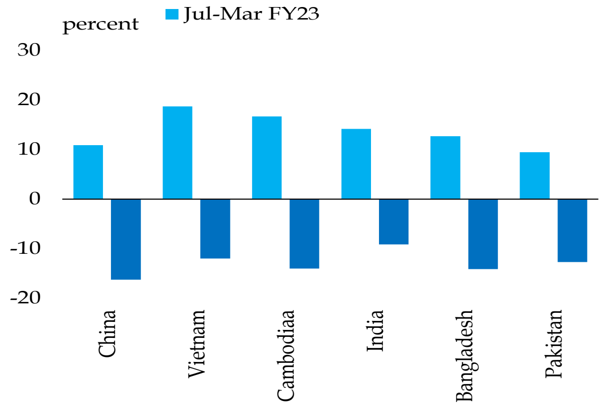

Source: Emerging Textiles

شکل 6.34ب: امریکا کی ملبوسات کی درآمد – اکائی مالیت میں تبدیلی

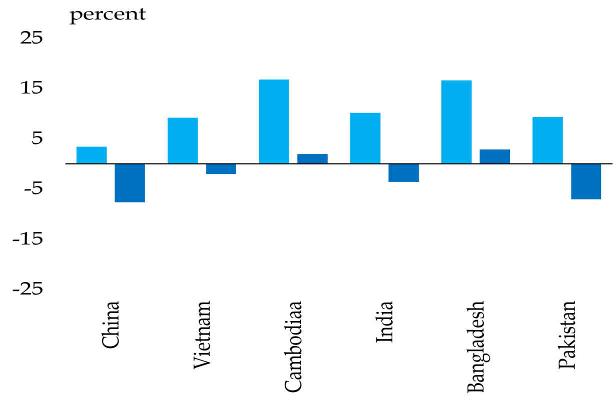

ٹیکسٹائل برآمدات

مالی سال 24ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کو نمایاں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ برآمدات کے حجم میں اضافے کے باوجود ٹیکسٹائل کی مجموعی برآمدات گذشتہ سال کی 16 ارب ڈالر کی سطح کے آس پاس ہی برقرار رہیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات اس ناقص کارکردگی کو بنیادی طور پر یورپی یونین اور امریکہ جیسی روایتی منڈیوں میں گرتی ہوئی اکائی مالیتوں سے منسوب کیا گیا (**شکل 6.33**)۔

اکائی مالیتوں میں کمی بنیادی طور پر چینی برآمد کنندگان کی طرف سے کم قیمتوں کی پیش کش کی وجہ سے ہوئی۔ چین نے پست اجرتوں، کم ہوتی مہنگائی اور قرض کی پست لاگت کے سبب پیداواری لاگت کو کم کرنے کی اپنی صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسابقتی قیمتوں پر ٹیکسٹائل مصنوعات کی پیش کش کی۔[75، 76] اس سے بڑی منڈیوں میں ٹیکسٹائل کی قیمتوں میں کمی کے لیے دباؤ پڑا۔ مثال کے طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 24ء کے دوران یورپی یونین اور امریکہ میں بڑے برآمد کنندگان سے ملبوسات کی پاکستانی اکائی قیمتوں میں بالترتیب 13 فیصد اور 3 فیصد کی واقع ہوگئی (**شکل 6.34 الف اور 6.34ب**)

بلند اضافہ قدر (ایچ وی اے) کی حامل ٹیکسٹائل بھی اکائی قیمتوں میں کمی سے متاثر ہوئیں۔ خاص طور پر یورپی یونین میں، ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل میں اس کا اثر نمایاں تھا۔ اس کے برعکس بلند اضافہ قدر کے برآمدی حجم میں اضافہ ہوا اور مالی سال 24ء کے دوران ملبوسات اور ہوم ٹیکسٹائل کی برآمدات کے حجم میں بالترتیب 15.9 فیصد اور 5.1 فیصد اضافہ ہوا۔

شکل 6.35: مالی سال 24 میں اہم اجناس کی قیمتیں

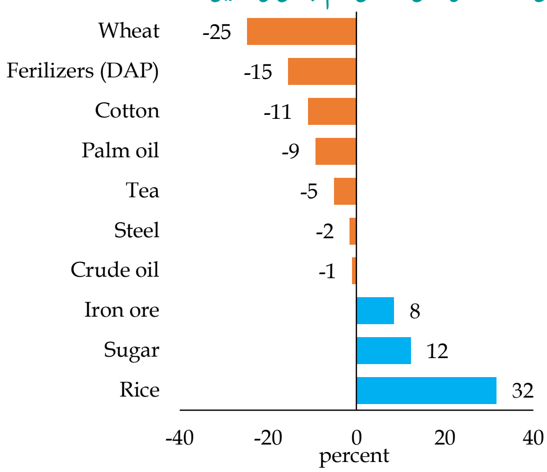

Source: Bloomberg

[75] مالی سال 24ء کے دوران چین میں سالانہ مہنگائی مستحکم رہی، جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 1.5 فیصد بڑھی تھی۔ مالی سال 24ء میں زرمبادلہ کی شرح میں 3.7 فیصد کمی آئی جبکہ مالی سال 23ء میں 7.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔

[76] گذشتہ دو برسوں کے دوران چین کو امریکہ اور یورپی یونین کو ملبوسات کی برآمد کے حجم میں نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ اس کے صوبے سنکیانگ میں تیار ہونے والی کپاس پر پابندی لگائی گئی تھی، جو چین کی مجموعی کپاس کا 90 فیصد پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد سے اپنی مارکیٹ دوبارہ حاصل کرنے کے لیے چین نے درآمد شدہ کپاس استعمال کرنا شروع کی۔ درآمد شدہ کپاس سے پیداوار کے ساتھ چین نے امریکی مارکیٹ میں دوبارہ قدم رکھا جس سے مسابقت میں اضافہ ہوا اور اس طرح برآمدی قیمتوں پر دباؤ کم ہوا۔

جدول 6.6: درآمدی قیمت اور حجم کے اثرات

مالیت ملین ڈالر؛ حجم ہزار میٹرک ٹن

	م س23ء		م س24ء		م س23ء اور م س24ء کا فرق		
	حجم	مالیت	حجم	مالیت	مالیت میں تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
خوراک	-	**8,937.0**	-	**7,903.8**	**-1,033.2**	-	-
دودھ	41.6	144.3	34.5	114.2	-30.1	-24.7	-5.4
گندم	2,729.2	1,072.5	3,536.2	1,031.7	-40.8	317.1	-357.9
چائے	231.4	569.0	260.3	656.6	87.6	70.9	16.7
سویابین کا تیل	227.4	315.5	119.8	129.6	-186.0	-149.2	-36.8
پام آئل	3,064.7	3,640.7	2,996.7	2,778.6	-862.2	-80.8	-781.3
توانائی	**18,942.9**	**17,014.6**	**19,406.8**	**16,910.2**	**-104.3**	-	-
پٹرولیم مصنوعات	11,133.1	7,628.5	10,350.6	6,643.9	-984.5	-533.7	-450.8
خام مصنوعات	7,809.8	4,947.2	9,054.5	5,531.1	583.9	788.5	-204.6
ٹیکسٹائل	-	**3,741.7**	-	**2,713.7**	**-1,028.0**	-	-
خام کپاس	683.9	1,679.4	204.8	447.9	-1,231.5	-1,176.3	-55.2
ایگرو کیمیکل	-	**8,928.6**	-	**8,508.4**	**-420.1**	-	-
کھاد	903.7	604.4	1,374.5	684.7	80.3	314.9	-234.6
دیگر	-	**868.6**	-	**894.4**	**25.8**	-	-
خام ربر	347.5	208.9	444.0	254.4	45.6	58.0	-12.4
ربر*	3,035.4	92.0	4,122.0	101.0	9.0	32.9	-23.9

* حجم ہزار کی تعداد میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 6.36: درآمدات - مجموعی نمو میں حصہ

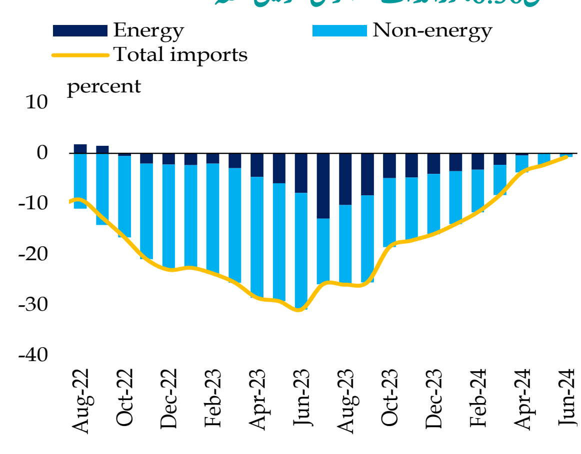

Source: Pakistan Bureau of

درآمدات

مالی سال 24ء میں مجموعی درآمدات میں 0.7 فیصد کی معمولی کمی آئی جبکہ گذشتہ سال 31.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔ درآمدات میں کمی کی بنیادی وجوہات عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی، سال کی پہلی ششماہی میں اقتصادی سرگرمی میں کمی اور تخفیفی زری اور مالیاتی پالیسیوں کا تسلسل تھا (**شکل 6.35**)۔[77] اگرچہ، درآمدی انتظام کے اقدامات میں آسانی آئی تاہم مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 16 فیصد کمی واقع ہوئی جس کی وجہ سست اقتصادی سرگرمیاں تھیں۔ تاہم مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں درآمدات میں مضبوط بحالی دکھائی دی جس کی وجہ، بالخصوص خام مال کی درآمدات کا بلند حجم تھا، کیونکہ مقامی اقتصادی سرگرمی میں بحالی آرہی تھی (**جدول 6.6** اور **شکل 6.36**)۔

[77] مالی سال 24ء کی تیسری سہ ماہی میں جی ڈی پی میں 2.4 فیصد نمو ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 1.1 فیصد کمی آئی تھی۔

عالمی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے، خاص طور پر خوراک اور توانائی کی درآمدات قدر کے لحاظ سے کم رہیں۔ دوسری جانب مالی سال 24ء کے دوران مشینری، ٹرانسپورٹ اور دھاتوں کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا جو درآمدی ترجیحی رہنما خطوط میں نرمی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 6.37: توانائی کی درآمدات اور ملکی پیٹرولیم مصنوعات

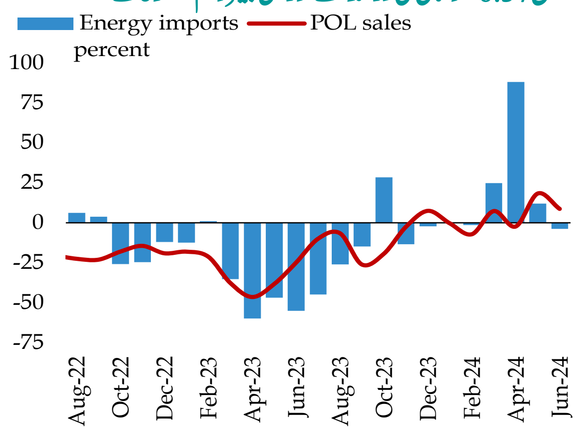

Sources: PBS and OCAC

شکل 6.38: بلحاظ ماخذ بجلی کی پیداوار

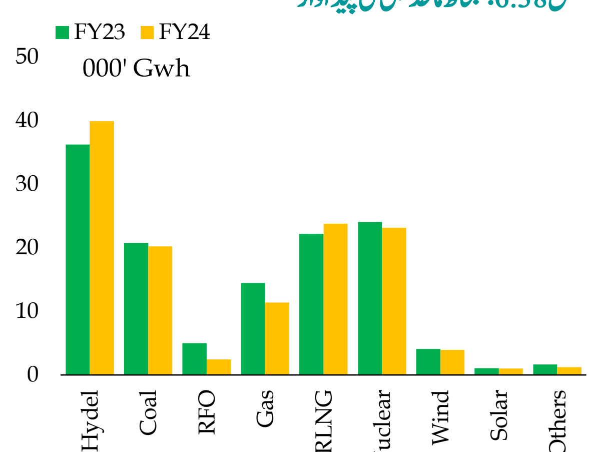

Source: NEPRA

شکل 6.39: ٹرانسپورٹ کی اشیا کی درآمدات

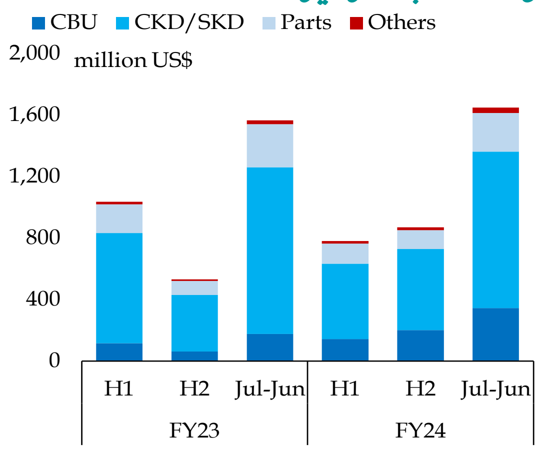

Source: Pakistan Bureau of

خوراک

خوراک کی درآمدات میں کمی واقع ہوئی جس کی بڑی وجہ پام آئل کی درآمد میں کمی ہے، جس کا خوراک کی درآمدات میں سب سے بڑا حصہ ہے۔ مالی سال 24ء کے دوران پام آئل کی درآمدات میں 862.2 ملین ڈالر کی کمی درج کی گئی۔ اس کی بنیادی وجہ عالمی سطح پر پام آئل کی قیمتوں میں کمی ہے جس کا سبب بنیادی طور پر ملائیشیا اور انڈونیشیا سے زائد رسد اور بین الاقوامی طلب میں کمی تھی۔[78]

گندم کے معاملے میں، درآمدات میں 40.8 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ قیمتوں میں کمی تھی۔ قیمتوں میں کمی کی وجہ روس کی جانب سے رسد میں اضافہ ہے جو گندم پیدا کرنے والا ایک بڑا ملک ہے، جس نے دورانِ مدت زیادہ پیداوار کی۔ تاہم نجی شعبے کی جانب سے درآمدات کی حکومتی منظوری کے بعد مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں درآمدات کا حجم بڑھ گیا۔ اس طرح مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں مجموعی گندم کا 60 فیصد سے زائد درآمد کیا گیا۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 24ء کے دوران ٹیکسٹائل کی درآمدات میں 27.5 فیصد کمی ہوئی جس کا سبب خام کپاس کے درآمدی حجم اور قیمتوں میں کمی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ملکی کپاس کی بلند پیداوار کے نتیجے میں ٹیکسٹائل صنعت نے مقامی طور پر پیدا ہونے

[78] جیسا کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں 2024ء کے دوران معمولی کمی سے ظاہر ہوتا ہے۔ تفصیلات کے لیے تصویر 6.1 ملاحظہ کریں۔

والی کپاس کا استعمال کیا، جو ٹیکسٹائل میں ایک اہم خام مال ہے۔ مالی سال 24ء میں، شدید سیلاب کے سبب گذشتہ سال نمایاں کمی کے بعد کپاس کی پیداوار دوبارہ بحال ہوگئی (**باب 2**)[79]

توانائی

خام تیل کی قیمتوں میں کمی جبکہ تیل کی درآمدات میں اضافے کی وجہ سے مالی سال 24ء کے دوران توانائی کی درآمدات میں 104 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران توانائی کی مصنوعات کی درآمد میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ دوسری ششماہی میں درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں 13.8 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ اس اضافے کی وجہ اقتصادی سرگرمی میں بحالی ہے، جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی سے بھی واضح ہے۔ دریں اثنا، طلب کے اظہاریوں میں بھی اس عرصے کے دوران نمایاں بہتری دکھائی دی، جیسا کہ سال کے آخر میں گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی بلند فروخت سے ظاہر ہوتا ہے (**شکل 6.37**)۔

حجم کے لحاظ سے، خام تیل کی درآمد میں پورے سال اضافہ ہوتا رہا جس کی جزوی وجہ اقتصادی سرگرمی کی بحالی تھی۔ اگرچہ توانائی کے آمیزے میں تبدیلی کی وجہ سے توانائی کے شعبے میں فرنس آئل کی طلب میں کمی واقع ہوئی کیونکہ بجلی کی پیداوار فرنس آئل سے کوئلے، ہائیڈل اور ایل این جی جیسے زیادہ سستے ذرائع کی طرف منتقل ہوگئی۔ یہ تبدیلی کوئلے اور ایل این جی کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ، حکومت نے اس مدت کے دوران فرنس آئل کی برآمد کی اجازت دی، جس سے ریفائنریوں کو زیادہ پیداوار کی ترغیب ملی، جس کے نتیجے میں خام تیل کی درآمد بڑھ گئی۔ دریں اثنا، عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں کمی نے بلند درآمدی حجم کے اثرات کی تلافی کردی، جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کے دوران درآمدی ادائیگیوں میں کمی واقع ہوئی (**شکل 6.38**)۔

ٹرانسپورٹ

ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں معتدل اضافہ ہوا، جو مالی سال 24ء کے دوران 1.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا (**شکل 6.39**)۔ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں یہ اضافہ زیادہ نمایاں تھا جس کی وجہ مکمل ساختہ موٹر کاروں کی بڑھتی ہوئی درآمدات تھیں۔ اگرچہ درآمدی رکاوٹوں میں نرمی سے اس اضافے کو تقویت ملی، لیکن مکمل ساختی یونٹوں کی درآمدات کا حجم پچھلے 5 برسوں کی اوسط سے کم رہا۔ دریں اثنا، الگ الگ پُرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ شکل میں گاڑیوں کی درآمدات سکڑ گئیں خاص طور پر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران، کیونکہ مقامی طور پر تیار کردہ گاڑیوں کی فروخت میں تیزی سے کمی آگئی تھی۔ طلب میں کمی کے

شکل 6.40 الف: مشینری کی درآمدات

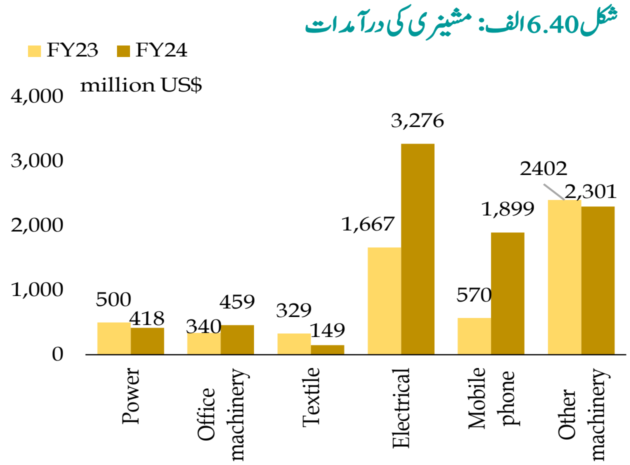

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.40 ب: ٹیلی مواصلات کی درآمدات

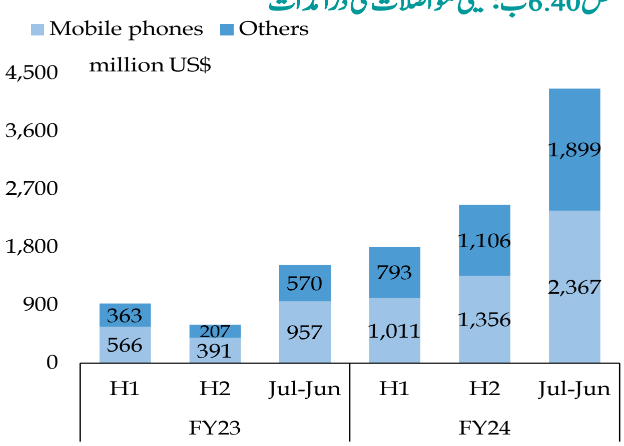

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[79] تفصیل کے لیے باب 2 ملاحظہ کریں۔

باعث گاڑیوں کی ملکی پیداوار میں کمی واقع ہوئی، جس کی وجہ صارفین کی قرض گیری کی بلند لاگت اور گاڑیوں کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ تاہم، جنوری 2024ء کے بعد سے گاڑیوں کی فروخت میں معمولی بحالی کے ساتھ، الگ الگ پُرزوں کی شکل میں گاڑیوں کی درآمد میں تیزی آئی۔

مشینری

مالی سال 24ء کے دوران، دیگر بڑی درآمدات کے برعکس، مشینری گروپ میں نمایاں اضافہ دکھائی دیا، جس کی بنیادی وجہ برقی مشینری اور موبائل فون کی درآمد میں اضافہ تھا۔ برقی مشینری کے اندر، سولر پینل کی درآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا، کیونکہ ملکی سولر بجلی پیدا کرنے والے یونٹوں کی طلب بڑھ گئی تھی (**شکل 6.40** الف اور ب)۔ بجلی کی بڑھتی ہوئی لاگت اور چینی مارکیٹ سے کم قیمت والے سولر پینلز کی دستیابی کے سبب، صارفین تیزی سے ان ہاؤس سولر سلوشنز کی طرف مائل ہو رہے ہیں، جس کے نتیجے میں برقی مشینری کی درآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔

دریں اثنا، مالی سال 24ء کے دوران موبائل فون کی درآمدات میں نمایاں اضافہ 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جس کی بڑی وجہ پہلے کی رُکی ہوئی (pent-up) طلب ہے۔ چونکہ ستمبر 2023ء سے شرحِ مبادلہ مستحکم ہونا شروع ہوئی، زرِ مبادلہ کی رکاوٹوں میں نرمی کے ساتھ ساتھ، موبائل فونز کی درآمدات میں اضافہ ہو گیا۔